Regd No P. 67

رجسٹرڈ نمبر پی ۶۷

## اخبار احمدیہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں اخبار الفضل مورخہ ۲۰ فروری میں شائع شدہ ڈاکٹری رپورٹ مندرجہ ذیل ہے :-

"ربوہ - ۱۹ فروری بوقت ½ ۹ بجے صبح
کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ اس وقت بھی طبیعت بفضلہٖ تعالیٰ ٹھیک ہے۔ الحمدللہ"

احباب کرام اپنے پیارے امام کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے اللہ تعالیٰ شانہٗ سے متعلق کے حضور توجہ اور التزام کے ساتھ متواتر دعائیں کرتے رہیں۔

قادیان - ۲۳ فروری - حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ اپنے اہل و عیال سمیت بفضلہٖ تعالیٰ بخیر و عافیت ہیں - الحمدللہ -

### بمبئی میں احمدیہ کانفرنس

یونیورسٹی کانگرس کے موقعہ پر اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ کو تبلیغ احمدیت کی توفیق عطا فرمائی اس سے مزید استفادہ کے لئے بمبئی میں ایک احمدیہ کانفرنس منعقد کرنے کی تجویز پیش کی گئی تھی جس سے نظارت دعوۃ و تبلیغ نے بھی اتفاق کیا تھا اور جلسہ سالانہ میں اس کے متعلق اعلان بھی کروایا تھا ( باقی صفحہ ۹ پر )

# یومِ مصلح موعود کی مبارک تقریب پر قادیان میں ایک پُروقار کامیاب جلسہ

مرتبہ مکرم گیانی بشیر احمد صاحب ناصر بی اے قادیان دارالامان

قادیان دارالامان - ۲۰ فروری - آج مسجد اقصیٰ میں لوکل انجمن احمدیہ کی طرف سے یومِ مصلح موعود کا جلسہ زیرِ صدارت حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی منعقد ہوا جلسہ کی کارروائی کا آغاز صبح دس بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیز عبدالکریم ملکانہ متعلم مدرسہ احمدیہ نے کی۔ اس کے بعد مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام "محمود کی آمین" میں سے چند اشعار خوش الحانی سے سنائے۔ بعد ازاں صاحب صدر نے افتتاحی تقریر میں فرمایا کہ ہر احمدی اس بات سے آگاہ ہے کہ آج کا جلسہ اس پیشگوئی مصلح موعود کے بیان کے لئے منعقد کیا گیا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو شائع فرمائی تھی۔ اور نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہی، بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ سے قبل کئی انبیاء اور علاوہ ازیں اولیائے کرام نے بھی مصلح موعود کی آمد کی بشارت دی تھی جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ماموریت کا دعوےٰ کرتے ہوئے اس امر کا اعلان فرمایا کہ اللہ تعالےٰ میرے ذریعہ سے اسلام کی صداقت کا نشان ظاہر فرمائے گا تو قادیان کے آریوں نے نشان نمائی کا مطالبہ کیا۔ جس پر آپ الہامی اشارات کے ماتحت ہوشیارپور تشریف لے گئے چنانچہ آپؑ کی چالیس روزہ چلّہ کشی اور تضرعات کے بعد اللہ تعالےٰ نے آپؑ کو مصلح موعود کی بشارت دی۔

اس کے بعد عزیز انصار احمد تنویر متعلم جامعہ احمدیہ نے پیشگوئی مصلح موعود کی الہامی عبارت پڑھ کر سنائی۔

پہلی تقریر مکرم مولوی محمد عمر علی صاحب بنگالی مولوی فاضل نے کی جس کا موضوع تھا "وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم" آپ نے بیان کیا کہ کس طرح خلافتِ ثانیہ کا آغاز ہوتے ہی غیر مبایعین کا فتنہ شروع ہو گیا۔ اور پھر وقتاً فوقتاً کئی فتنے پیدا ہوئے۔ احرار کا فتنہ جسے بعض سرکاری حکام کی تائید حاصل تھی۔ پھر مصری فتنہ۔ تقسیم ملک کے خوفناک ایام اور ۱۹۵۳ء کی اینٹی احمدیہ ایجی ٹیشن۔ یہ تمام فتنے یکے بعد دیگرے اٹھے اور ہر فتنہ احمدیت کو مٹا دینے کے ادعا سے اٹھا مگر حضرت مصلح موعود نے ان تمام فتنوں کا نہایت کامیابی کے ساتھ مقابلہ کیا جو آپ کے سخت ذہین و فہیم ہونے کا ثبوت ہے۔ مکرم مقرر نے حضرت مصلح موعود کی مختلف علوم سے گہری واقفیت اور مذہبی تصانیف کے علاوہ اقتصادیات، معاشیات، اور سیاسیات وغیرہ تصانیف کا ذکر کیا جس سے آپ کا سخت ذہین و فہیم ہونا ثابت کیا۔ فاضل مقرر نے اپنی تقریر کے دوسرے حصّے "دل کا حلیم" کے موضوع پر ماہنامہ مصباح کے خلافت ثانیہ نمبر میں سے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کے رقم فرمودہ مضمون میں سے ایک اقتباس پڑھ کر سنایا

اس کے بعد مکرم مولوی خورشید احمد صاحب پربھاکر نے "وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بیان کیا کہ الہامی الفاظ "پُر کیا جائے گا" سے ثابت ہوتا ہے کہ ان علوم کے حصول میں مصلح موعود کے اکتساب کو دخل نہیں ہوگا۔ بلکہ وہ بطور موہبت کے عطا ہوں گے۔ مقرر نے حضور کی صحت کی ناسازی اور درسی تعلیم نہ ہونے کے باوجود قرآنی علوم سے بہرہ اندوز کئے جانے اور آپ کے تفسیر نویسی کے چیلنج کا تفصیل سے ذکر کیا۔

تقریر کے آخر میں علوم باطنی سے مراد شرفِ مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ لیتے ہوئے مقرر نے فتنۂ احرار اور ۱۹۵۳ء کی مخالفانہ تحریک کے موقعہ پر حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی متعدد پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا تفصیل سے ذکر کیا۔

اس کے بعد مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نے "حضرت مصلح موعود کے ذریعہ دین کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ دنیا پر ظاہر ہونے" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے آیتِ قرآنی الم ترکیف ضرب اللہ مثلاً کلمۃ طیبۃ الخ سے استدلال کرتے ہوئے بتایا کہ دینِ اسلام کے شرف اور کلام اللہ کے مرتبہ کا ظہور پیشگوئی مصلح موعود کا نقطۂ مرکزی ہے۔ دینِ اسلام کے شرف کا ظہور یوں ہوا کہ اہلِ اسلام خلافت کی نعمت سے محروم ہو چکے تھے۔ خلافت کے دوبارہ قیام کے لئے انہوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا مگر خلافت قائم نہ ہو سکی۔ اسلامی خلافت حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد دوبارہ قائم ہوئی مگر حضرت خلیفہ اولؓ کی وفات کے بعد اس کی مخالفت نہایت شدت کے ساتھ ہوئی مگر سیدنا حضرت مصلح موعود کے ذریعہ مخالفتوں کے تمام حملے ناکام بنا دیئے گئے اور اللہ تعالےٰ نے یہ نعمت دائمی طور پر جماعت احمدیہ کو بخش دی اور خدا تعالیٰ کے فضل سے خلافت کا تصور ہماری جماعت کے بچے بچے کے رگ و ریشہ میں رچا ہوا ہے اور یہ سب حضرت مصلح موعود کی مساعی اور برکت سے ہوا اور یہی دینِ اسلام [illegible] ہے جو خلافت کے نتیجہ میں واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً کی صورت میں ظاہر ہوا۔

کلام اللہ کا مرتبہ ظاہر ہونے کے ثبوت میں فاضل مقرر نے حضور کی معرکۃ الآراء تصنیف "تفسیر کبیر" کا اور تفسیر نویسی کے لئے آپ کے چیلنج کو پیش کیا۔

مکرم عبدالرحمٰن صاحب عباسی نے نظم پڑھی اور چوتھی تقریر مکرم چوہدری مبارک علی صاحب فاضل کی شروع ہوئی۔ آپ کا موضوع تھا "خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا" آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ ہمیشہ سچوں ہی کا مددگار ہوتا ہے۔ اور جھوٹا خدا کی بارگاہ میں کبھی باریاب نہیں ہوتا۔ مختلف فتنوں کی یورشوں اور مخالفت کے تھپیڑے ہوئے طوفانوں میں سے گذرتے ہوئے خلافتِ ثانیہ کے دور میں احمدیت کا غیر معمولی ترقی کرتے چلے جانا بتاتا ہے کہ خدا تعالےٰ اپنی تائیدوں اور نصرتوں سمیت حضرت مصلح موعود کے سر پر سایہ فگن ہے۔

اس کے بعد مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب فاضل نے "ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور وہ جلد جلد بڑھے گا" کے موضوع پر تقریر کی۔ اور بتایا کہ الہام الٰہی میں "روح" سے مراد یہ ہے کہ مصلح موعود کو خدا تعالےٰ سے الہام و کلام کا شرف حاصل ہوگا۔

(باقی صفحہ ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے امام آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر سے شائع کیا پروپرائٹر مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان

# گذشتہ پچیس سالہ واقعات نے ثابت کر دیا ہے کہ سلسلہ احمدیہ خدا تعالیٰ کا قائم کردہ ہے اور وہی اسے بڑھائیگا

# اللہ تعالیٰ کی توحید کا تقاضا ہے کہ وہ کام ہمیشہ ایسے ہی لوگوں سے لیا کرتا ہے جنہیں دنیا نالائق سمجھتی ہے

خطبہ جمعہ از سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۳ / ۷ / ۲۶

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :-

## آج سے تیئیس سال قبل

اسی مقام پر اسی مسجد (نور) میں ہمارے سامنے ایک ایسا سوال پیش ہوا تھا جو ہماری جماعت کے لئے

## زندگی اور موت کا سوال

تھا۔ تاریخ آج کی نہ تھی لیکن مہینہ یہی تھا۔ جب کہ جماعت کے مختلف نمائندوں اور احباب کے سامنے یہ سوال اٹھایا گیا تھا کہ آیا ہماری جماعت کا نظام اسلامی طریق کے مطابق خلافت کے ماتحت ہوگا یا مغربی طریق پر ایک انجمن کے ماتحت۔

میری عمر اس وقت پچیس سال دو ماہ کی تھی

## دنیوی تجربہ

کے لحاظ سے میں کوئی ایسا کام پیش نہیں کر سکتا تھا۔ اور نہیں کر سکتا۔ کہ جس کی بناء پر یہ کہا جا سکے کہ مجھے دنیا کے کاموں کا کوئی تجربہ حاصل تھا۔ سلسلہ کے تمام کام ایک دنیوی جماعت کے سپرد تھے۔ جو اس وقت

## نظامِ خلافت کی شدید مخالف

تھی۔ اور اس کا دعویٰ تھا کہ نظامِ جماعت ایک انجمن کے ماتحت چاہیئے جس کے پریذیڈنٹ کو کسی قدر اختیارات تو دے دئے جائیں لیکن وہ کثرتِ رائے کا پابند ہو اور خلافت کا نظام چونکہ اس زمانہ کے طریق اور اس زمانہ کی رَو کے خلاف ہے اور اس نظام میں بہت سے نقائص ہیں اس لئے اسے اختیار نہیں کرنا چاہیئے۔

## حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کی بیعت

ایک پریشانی گھبراہٹ اور صدمہ کے ماتحت ہوئی تھی اور ضروری نہیں کہ جماعت پھر اسی غلطی کا اعادہ کرے۔

اس کے برخلاف میں اور بعض میرے احباب اس بات پر قائم تھے کہ خلافت شریعت اسلامیہ کا ایک اہم مسئلہ ہے اور یہ کہ بغیر خلافت کے صحیح طریق کے اختیار کرنے کے جماعت اور سلسلہ کو کوئی ترقی حاصل نہیں ہو سکتی۔ ہمارے متعلق کہا جاتا تھا کہ ہم لوگ صرف

## خلافت کے حصول کے لئے

اس مسئلہ کو پیش کر رہے ہیں۔ اور اپنی حکومت اور طاقت کے بڑھانے کا اسے ذریعہ بنا رہے تھے۔ جب میں نے دیکھا کہ اس تائید کو ایک غلط رنگ دیا جاتا ہے اور غلط پیرایہ میں اسے پیش کیا جاتا ہے تو میں نے سمجھا کہ خدا تعالیٰ کے سلسلہ کو کسی ایسے امر سے نقصان نہیں پہنچنا چاہیئے جس کا ازالہ ہمارے امکان میں ہو۔ اور اس لئے میں نے مولوی محمد علی صاحب کو جو اس وقت اس تحریک کے لیڈر تھے اس غرض سے بلوایا تا ان کے ساتھ کوئی مناسب گفتگو کی جا سکے۔ اس مسجد کے بائیں جانب نواب محمد علی خاں صاحب کا مکان ہے جہاں حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ نے وفات پائی تھی اس کے ایک کمرہ میں میں نے

## مولوی محمد علی صاحب کو بلوا کر

کہا کہ خلافت کے متعلق کوئی جھگڑا پیش نہ کریں اور اپنے خیالات کو صرف اس حد تک محدود رکھیں کہ اب خلیفہ منتخب ہو جس کے ہاتھ میں جماعت کے مفاد محفوظ ہوں۔ اور جو اسلام کی ترقی کی کوشش کر سکے۔ چونکہ صلح ایسے ہی امور میں ممکن ہوتی ہے جن میں قربانی ممکن ہو۔ میں نے مولوی محمد علی صاحب سے کہا جہاں تک ذاتیات کا سوال ہے میں اپنے

## جذبات کو آپ کی خاطر قربان

کر سکتا ہوں۔ لیکن اگر اصول کا سوال آیا تو مجبوری ہوگی۔ کیونکہ اصول کا ترک کرنا کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔ ہمارے اور آپ کے درمیان یہی فرق ہے کہ ہم خلافت کو ایک مذہبی مسئلہ سمجھتے ہیں اور خلافت کے وجود کو ضروری قرار دیتے ہیں۔ اور آپ غیر ضروری قرار دیتے ہیں۔ مگر آپ خلافت کے وجود کو ناجائز قرار نہیں دے سکتے کیونکہ ابھی ابھی ایک

## خلیفہ کی بیعت

سے آپ کو آزادی ملی ہے اور چھ سال تک آپ نے بیعت کئے رکھی ہے۔ اور جو چیز چھ سال تک جائز تھی وہ آئندہ کبھی حرام نہیں ہو سکتی۔ آپ کی اور ہماری پوزیشن میں یہ

## ایک فرق

ہے کہ اگر آپ اپنی بات کو چھوڑ دیں تو آپ کو وہی چیز اختیار کرنی پڑے گی جسے آپ نے آج تک اختیار کئے رکھا۔ لیکن ہم اگر اپنی بات چھوڑ دیں تو وہ چیز چھوڑنی پڑتی ہے جسے چھوڑنا ہمارے

## عقیدہ اور مذہب کے خلاف

ہے اور جس کے خلاف ہم نے کبھی عمل نہیں کیا۔ پس انصاف کا تقاضا یہی ہے کہ آپ وہ راہ اختیار کر لیں جو آپ نے آج تک اختیار کر رکھی تھی۔ اور ہمیں ہمارے مذہب اور اصول کے خلاف مجبور نہ کریں۔ باقی رہا یہ سوال کہ جماعت کی ترقی اور اسلام کے قیام کے لئے کون مفید ہو سکتا ہے۔ جس شخص پر آپ متفق ہوں گے اسے ہی ہم خلیفہ مان لینگے کسی غیر جانبدار شخص کے سامنے اگر یہ باتیں پیش کر دی جائیں تو وہ تسلیم کرے گا کہ میرا نقطۂ نگاہ صحیح تھا۔ مگر مولوی صاحب یہی کہتے رہے کہ ہم کسی

## واجب الاطاعت خلیفہ

کو ماننا ناجائز سمجھتے ہیں۔ اور جب میں نے کہا کہ آپ لوگ حضرت خلیفہ اوّل کو چھ سال تک مانتے آئے ہیں تو کہا کہ ایک بزرگ سمجھ کر ہم نے ان کی بیعت کر لی تھی۔ اس پر میں نے کہا کہ اب بھی کسی بزرگ کو خلیفہ مان لیں میں تیار ہوں کہ اس کی بیعت کر لوں مگر وہ کسی بات پر رضامند نہ ہوئے اور جب بحث لمبی ہو گئی تو

## طبائع میں سخت اشتعال

پیدا ہو گیا کہ جماعت کسی فیصلہ پر کیوں نہیں پہونچتی۔ لوگوں نے کمرہ کا احاطہ کر لیا اور بعض نے دروازے کھٹکھٹانے شروع کر دئے۔ اور اس میں اتنی شدت پیدا ہوئی کہ بعض شیشے ٹوٹ گئے۔ جماعت کے افراد کہہ رہے تھے کہ باہر آ کر فیصلہ کریں۔ یا ہم خود فیصلہ کر لیں گے۔ اس وقت میں نے مولوی صاحب سے کہا کہ دیکھئے یہ بہت نازک وقت ہے اور

## شدید تفرقہ کا خطرہ

ہے۔ میں آپ سے اسی چیز کا مطالبہ کرتا ہوں جو آپ آج تک خود کرتے آئے ہیں۔ اور آپ اس چیز کا مطالبہ کرتے ہیں جو ہمارے نزدیک جائز ہی نہیں۔ آپ کے خدشات کا میں نے ازالہ کر دیا ہے۔ اس لئے آپ کے سامنے اب یہ سوال ہونا چاہیئے کہ

## خلیفہ کون ہو

یہ نہیں کہ خلیفہ نہیں ہونا چاہیئے۔ لیکن اس کا جواب انہوں نے یہ دیا کہ مجھے معلوم ہے کہ آپ کیوں اس قدر زور دے رہے ہیں۔ اور میں جانتا ہوں کہ لوگ کسے خلیفہ منتخب کریں گے۔ میں نے کہا مجھے تو معلوم نہیں کسے منتخب کریں لیکن میں خود اس کی بیعت کر لوں گا جسے آپ چنیں گے۔ اگر آپ کا یہ خیال ہے کہ لوگ ہم میں سے کسی کو منتخب کریں گے تو جب میں آپ کے تجویز کردہ کی بیعت کر لوں گا تو پھر چونکہ

## خلافت کے مؤید

میری بات مانتے ہیں مخالفت کا خدشہ پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ لیکن انہوں نے پھر یہی کہا کہ میں جانتا ہوں آپ کیوں زور دے رہے ہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ میں اپنا دل چیر کر آپ کو کس طرح دکھاؤں۔ میں تو جو قربانی میرے اختیار میں ہے کرنے کے لئے تیار ہوں لیکن پھر بھی اگر آپ نہیں مانتے تو

## اختلاف کی ذمہ داری

آپ پر ہوگی نہ کہ مجھ پر۔ یہ کہہ کر ہم دہاں

سے اٹھے اور اسی مسجد نور میں آگئے جہاں لوگ جمع تھے۔ بعض لوگوں کی رائے تھی کہ مولوی محمد احسن صاحب امروہوی کا نام تجویز کریں اور اس کے لئے وہ تیار تھے مگر ابھی وہ لوگ اٹھ ہی رہے تھے کہ

## مولوی محمد احسن صاحب

نے خود کھڑے ہو کر میرا نام تجویز کر دیا۔ اس وقت جیسا کہ بعد میں معلوم ہوا کیونکہ بہت گھبراہٹ اور شور تھا اور سارا مجمع مجھے نظر بھی نہ آتا تھا مولوی محمد علی صاحب نے کچھ کہنا چاہا۔ مگر لوگوں نے ان کو روک دیا۔ میں نے بعد میں سنا کہ انہوں نے یہی کہنے کی کوشش کی تھی کہ ہم نہیں چاہتے کہ کوئی خلیفہ ہو۔ مگر ان لوگوں نے جو ان کے قریب بیٹھے تھے۔ ان سے یہ کہہ دیا کہ ہم آپ کی بات سننے کے لئے تیار نہیں ہیں اس پر مولوی صاحب مجمع سے اٹھ کر اپنی کوٹھی میں جہاں اب جامعہ احمدیہ ہے چلے گئے اور ان کے جانے کے بعد تمام جماعت کا رجحان میری طرف ہو گیا۔ حالانکہ جیسا کہ مجھے بعض دوستوں نے بعد میں بتایا اس وقت تک وہ اس کے لئے تیار تھے کہ مولوی صاحب کی بیعت کر لیں۔

## خدا کی قدرت ہے

مجھے بیعت کے الفاظ بھی یاد نہ تھے اور جب لوگوں نے کہا کہ ہم آپ کی بیعت کرنا چاہتے ہیں تو چونکہ میں چاہتا تھا کہ ابھی ٹھہر جائیں شاید صلح کی کوئی صورت نکل آئے۔ میں نے کہا کہ مجھے تو بیعت کے الفاظ بھی یاد نہیں ہیں۔ لیکن مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب بھی وہاں موجود تھے وہ اٹھ کر میرے قریب آ گئے اور کہا کہ مجھے بیعت کے الفاظ یاد ہیں میں کہتا جاتا ہوں آپ دوہراتے جائیں۔ میں نے اس پر بھی کچھ ہچکچاہٹ ظاہر کی۔ لیکن لوگوں نے شور مچا دیا کہ فوراً بیعت لی جائے چونکہ میرا عقیدہ ہے کہ

## خلیفہ خدا بناتا ہے

میں نے سمجھ لیا کہ اب یہ خدائی فیصلہ ہے اور میں نے بیعت لینی شروع کر دی اور اس وقت بیعت لی جب کہ جماعت پراگندگی کی حالت میں تھی۔ جب کہ تمام لیڈر مخالف تھے اور جب وہ دھمکیاں دے رہے تھے کہ اگر یہ طریق اختیار کیا گیا تو ہم اسے کچلنے کے لئے تمام ذرائع اختیار کریں گے

## ماسٹر عبد الحق صاحب مرحوم

جنہوں نے قرآن کریم کے پہلے پارہ کا ترجمہ انگریزی میں کیا تھا وہ پہلے ان لوگوں کے ساتھ تھے مگر بعد میں بیعت میں شامل ہو گئے تھے انہوں نے مجھ سے ذکر کیا کہ یہاں سے جا کر مولوی صدر دین صاحب نے کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ جس پر چالیس مومن اتفاق کریں وہ بیعت لے سکتا ہے (حالانکہ اس سے مراد جماعت میں شامل کرنے کی بیعت ہے۔ اطاعت کی نہیں) ہم یہ کیوں نہ کریں کہ

## چالیس لوگوں کو جمع کر کے

سید عابد علی شاہ صاحب کو خلیفہ بنا دیں۔ تا لوگوں کی توجہ ادھر سے ہٹ جائے۔ عابد علی شاہ صاحب کو الہام کا دعوے تھا۔ ان کا خیال تھا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں کوئی عہدہ ملنے والا ہے۔ چنانچہ انہوں نے

## عابد علی شاہ صاحب

کو منوا بھی لیا لیکن لالٹین لے کر وہ ساری رات در بدر پھرتے رہے مگر انہیں چالیس آدمی بھی میسر نہ آئے۔ حالانکہ آبادی بہت کافی تھی اور ہزاروں اشخاص باہر سے بھی آئے ہوئے تھے۔ خدا کی قدرت ہے اگر ان کو چالیس آدمی مل جاتے تو ممکن ہے اسی وقت

## خلافت کا ڈھونگ

رچا لیتے۔ لیکن اتنے آدمی بھی نہ ملے اور ادھر عابد علی شاہ صاحب کو دوسرے دن رؤیا ہوا اور انہوں نے آ کر میری بیعت کر لی۔ واللہ اعلم یہ ان کی کوئی خیالی بات تھی یا اللہ تعالیٰ کا انہیں ہدایت دینے کا منشاء تھا۔ انہوں نے دوسرے روز آ کر بیعت کر لی۔ لیکن پہلے چونکہ انہوں نے خلیفہ بننے کے لئے رضامندی کا اظہار کر دیا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کی انہیں بڑی سخت سزا دی

## بیعت کے کچھ عرصہ بعد

وہ کہنے لگے کہ دراصل اللہ تعالیٰ نے مجھے خلیفہ منتخب کیا ہے۔ میں نے کہا کہ آپ کا خدا بھی عجیب ہے کبھی تو آپ کو خلیفہ مقرر کرتا ہے اور کبھی بیعت کرنے کا حکم دیتا ہے۔ مگر وہ آہستہ آہستہ اس دعوے میں بڑھتے گئے اور آخر جماعت سے الگ ہو کر بیعت لینے لگ گئے۔ چند سالوں کے بعد جب طاعون پھیلی تو انہوں نے کہا کہ مجھے خدا تعالیٰ نے بتایا ہے کہ

## میرا گھر طاعون سے محفوظ رہے گا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بھی یہی الہام تھا مگر دیکھو دونوں میں کتنا فرق ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام کے شائع ہونے کے بعد پانچ سات سال تک قادیان میں طاعون پھیلتی رہی۔ بلکہ اس محلہ میں جس میں آپ کا گھر تھا پھیلتی رہی اور ان گھروں میں پھیلتی رہی جو آپ کے مکان کے دائیں بائیں واقع تھے۔ اور پھر معمولی حالت میں نہیں بلکہ ایسی شدید کہ تین تین چار چار اموات ان گھروں میں ہوئیں مگر آپ کے مکان میں

## ایک چوہا تک نہ مرا

لیکن سید عابد علی صاحب کے الہام کے بعد نہ صرف یہ کہ ان کے گھر میں آنے والے بعض لوگ طاعون سے ہلاک ہو گئے بلکہ وہ خود بھی اور ان کی بیوی بھی اسی سال طاعون سے فوت ہو گئے بےشک وہ ظاہری نماز روزہ کے پابند اور صوفی منش آدمی تھے مگر بعض لوگوں کے اندر ایک

## مخفی رنگ کا کبر

ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ کو پسند نہیں ہوتا۔ ایسے لوگوں کو شیطان نیکی کی راہیں دکھا کر ہی قابو کرتا ہے اور بعد میں خدا تعالیٰ کا سلوک یہ فیصلہ کر دیتا ہے کہ الہام شیطانی تھا یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔ تو ان کا تو یہ حال ہوا۔ ادھر وہ لوگ جو اپنے آپ کو

## جماعت کا لیڈر اور رئیس

سمجھتے تھے اور جن میں سے ایک نے اس سکول کی عمارت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا کہ ہم جاتے ہیں لیکن دس سال نہیں گزریں گے کہ اس پر آریوں اور عیسائیوں کا قبضہ ہو گا مگر آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ دس سال گزرے پھر دس سال گزرے اور پھر تیسرے دس سالوں میں سے بھی تین سال گزر گئے مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے اس عمارت پر کسی عیسائی یا آریہ کا قبضہ نہیں۔ بلکہ عیسائیوں اور آریوں کا مقابلہ کرنے والے احمدیوں کا ہی قبضہ ہے۔ اور جن احمدیوں کا قبضہ ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے روز بروز بڑھتے اور طاقتور ہوتے جا رہے ہیں۔ اور وہ شخص جس نے اسی مسجد میں کھڑے ہو کر یہ اعلان کرنا چاہا تھا کہ کوئی خلیفہ نہیں ہونا چاہیئے اس سال ان کے اخبار میں اعلان کروایا جا رہا ہے کہ ہم اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتے جب تک کوئی واجب الاطاعت خلیفہ مقرر نہ کریں اور ہمیں چاہیئے کہ مولوی محمد علی صاحب کو ایسا مان لیں۔ جس شخص کو میرے مقابلہ پر کھڑا کرنا چاہتے تھے وہ

## طاعون کا مارا ہوا

اپنے گاؤں میں پڑا ہے۔ اور جو لوگ میرے مقابل پر یہ کہہ رہے تھے کہ خلافت کی ضرورت ہی نہیں۔ وہ آج ناکام ہو کر اس مسئلہ کی طرف آ رہے ہیں اور ۲۳ سال بعد پھر اس نکتہ کی طرف لوٹتے ہیں۔ یہ لوگ کہا کرتے تھے کہ

## صدر انجمن کا پریذیڈنٹ

بھی ایسا ہونا چاہیئے جو کم سے کم چالیس سال کی عمر کا ہو کیونکہ اس سے کم عمر میں عقل اور تجربہ پختہ نہیں ہو سکتا۔ کیا یہ تعجب کی بات نہیں کہ ۲۵ سال عمر والے کو تو یہ نکتہ اسی وقت معلوم ہو گیا۔ اور چالیس سال والے کو آج جبکہ وہ پینسٹھ سال کو پہنچ چکا ہے معلوم ہوا۔ مگر کیا وہ سمجھتے ہیں کہ انسانوں کے بنائے ہوئے خلیفے بھی خلیفے ہوتے ہیں۔ ہمارا اور ان کا ایک اختلاف یہ بھی تھا کہ

## خلیفہ خدا بناتا ہے

اور اب شاید اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ دکھانا چاہا ہے کہ خلیفے وہی بناتا ہے انسانوں کے بنانے سے کوئی واجب الاطاعت خلیفہ نہیں بن سکتا۔ دیکھو! جماعت کتنے خطرات میں سے گذری ہے اور غور کرو ان کو دبانا کس انسان کی طاقت میں تھا۔ کم سے کم وہ انسان تو نہیں دبا سکتا تھا جس کے متعلق دوست دشمن سب کی یہی رائے تھی کہ یہ

## ناتجربہ کار نوجوان

ہے۔ پھر سوچو کہ اس قدر شدید خطرات کے باوجود کون جماعت کو ترقی دے گیا۔ کیا وہی خدا نہیں جس نے کہا ہوا ہے کہ خلیفے ہم بناتے ہیں۔ یہ

## اللہ تعالیٰ کی توحید کا تقاضا

ہے کہ وہ ہمیشہ کام ایسے ہی لوگوں سے لیتا ہے جنہیں دنیا نالائق سمجھتی ہے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کام کرنے والا اور کون ہو سکتا ہے نہ آپ سے پہلے کوئی ایسا تھا۔ نہ اب تک ہوا ہے اور نہ آئندہ ایسا ہو گا۔ مگر دنیا نے آپ کی جو قیمت سمجھی تھی وہ پہلے ہی اللہ تعالیٰ نے انبیاء کے ذریعہ بتا دی تھی یعنی

## وہ پتھر جسے معماروں نے رد کر دیا

بائیبل میں یہ بتا دیا گیا تھا کہ جو لوگ اپنے آپ کو کارخانۂ عالم کے انجینئر Architect سمجھتے ہیں اور دنیا کی تمام اصلاح کے مدعی ہیں۔ جب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جوہر ان کے سامنے پیش کیا جائے گا تو وہ یہی کہیں گے کہ یہ ہمارے مطلب کا نہیں مگر دنیا کے قیام اور زینت کا موجب وہی تھا۔ پھر اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے

## حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سے کام لیا۔ آج دشمن کہتے ہیں کہ آپ پاگل تھے مگر خدا کی شان دیکھو کہ اس نے آپ سے کتنا کام لیا۔ سب نبیوں کو ان کے مخالف پاگل کہتے آئے ہیں مگر ہم کہتے ہیں بہت اچھا۔ پاگل ہی سہی مگر ہمیں تو اس شخص کی ضرورت ہے جو ہمیں خدا سے ملا دے اور اسلام کو دنیا میں قائم کر دے۔ اگر پاگل سے یہ امور سرزد ہوں تو

## ہم نے فلسفیوں کو کیا کرنا ہے

بلکہ میں کہوں گا کہ لاکھوں فلسفیوں کو اس کی جوتی کی نوک پر قربان کیا جا سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کے ابتدائی زمانہ میں لوگ کہتے تھے کہ مرزا صاحب تو نعوذ باللہ جاہل ہیں۔ سارا کام تو نور الدین کرتا ہے۔ زمانہ گزرتا گیا۔ گزرتا گیا اور کچھ دنوں ...

پھر کہا گیا کہ نہیں ہماری غلطی تھی۔ نورالدین صرف مضامین بتاتا ہے۔ لکھنا اور بولنا نہیں جانتا۔

## مرزا صاحب کی تحریر اور تقریر میں بجلیاں ہیں

جس دن آپ فوت ہوئے یہ سلسلہ ختم ہو جائے گا تب اللہ تعالیٰ نے نورالدین کو خلیفہ مقرر کیا جن کے متعلق یہ کہا جاتا تھا کہ وہ لکھنا اور بولنا نہیں جانتے۔ اس وقت تو لوگوں نے بیعت کر لی مگر زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ بعض نے کہا کہ یہ ستر ا بہترا ہے لائی لگ ہے کمزور طبیعت ہے اور اگر اس مسئلہ کا فیصلہ اس کے زمانہ میں نہ کرایا گیا۔ تو پھر نہ ہو سکے گا۔ کیونکہ یہ تو ڈر جاتا ہے مجھے اچھی طرح یاد ہے

## حضرت خلیفہ اولؓ

نے مسجد مبارک کے اوپر ان کو بلایا۔ مولوی محمد علی صاحب۔ خواجہ کمال الدین صاحب ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب شیخ رحمت اللہ صاحب کے علاوہ جماعت کے دو سو دوست بھی کثرت تھے۔ آپؓ نے فرمایا کہا جاتا ہے کہ تمہارا کام صرف نمازیں پڑھانا، سورمیں دینا اور نکاح پڑھانا ہے مگر میں نے کسی کو نہیں کہا تھا کہ میری بیعت کر لو۔ تم خود اس کی ضرورت سمجھ کر میرے پاس آئے۔ مجھے خلافت کی ضرورت نہ تھی لیکن جب دیکھا کہ میرا خدا مجھے بلا رہا ہے۔ تو میں نے انکار مناسب نہ سمجھا۔ اب تم کہتے ہو کہ میری اطاعت تمہیں منظور نہیں لیکن یاد رکھو اب میں

## خدا کا بنایا ہوا خلیفہ

ہوں اب تمہاری یہ باتیں مجھ پر کوئی اثر نہیں کر سکتیں۔ یاد رکھو خلفاء کے دشمن کا نام قرآن کریم نے ابلیس رکھا ہے اگر تم میرے مقابل پر آؤ گے تو ابلیس بن جاؤ گے۔ آگے تمہاری مرضی ہے چاہے ابلیس بنو چاہے مومن۔ دوست میری آنکھوں نے ان لوگوں کے چہرے زرد دیکھے ہیں۔ جماعت میں اس قدر جوش تھا کہ میں خیال کرتا ہوں اگر حضرت خلیفہ اولؓ نہ ہوتے تو لوگ شاید ان کو جان سے مار ڈالتے پھر میری آنکھوں نے وہ نظارا بھی دیکھا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم سے مولوی محمد علی صاحب اور خواجہ صاحب آگے بڑھے اور

## دوبارہ بیعت کی

گویا جسے وہ کہتے تھے کہ کمزور دل ہے خدا تعالیٰ نے طاقتوروں کو اس کے مقابل پر کھڑا کیا۔ پھر اس کمزور دل سے ان کو شکست دلوائی اور دنیا پر ظاہر کر دیا کہ حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں بھی اور حضرت خلیفہ اولؓ کے زمانہ میں بھی وہ خود ہی کام کرنے والا تھا۔ پھر ان لوگوں نے کہا کہ بڈھا تجربہ کار اور چرانٹ تھا۔ تھا تو نرم دل مگر تجربہ کار اور عالم تھا۔ تب اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو چنا جو

## پرائمری میں بھی فیل ہوتا رہا

تھا۔ جس نے کبھی کسی دینی مدرسہ میں بھی پڑھائی نہ کی تھی۔ صحت کمزور تھی اور عمر صرف ۲۵ سال تھی جسے کبھی کوئی بڑا کام کرنے کا موقعہ نہ ملا تھا۔ اور کوئی تجربہ کار نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے کہا تم کہتے تھے نورالدین بڈھا تجربہ کار اور عالم تھا۔ ہم اب اس سے کام لے کر دکھاتے ہیں جو نہ عمر رسیدہ ہے اور نہ عالم۔ میرے خلاف تو سب سے بڑا اعتراض ہی یہ تھا کہ بچہ ہے۔ ناتجربہ کار ہے پھر اس بچہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کو جس طرح شکستیں دی ہیں اور جس طرح

## ہر میدان میں ذلیل

کیا ہے وہ دنیا کے سامنے ہے۔ اور جس رنگ میں اللہ تعالیٰ نے اہم اسلامی مسائل کا فیصلہ میرے ذریعہ سے کرایا ہے وہ سب کے سامنے ہے۔ وہ کون مسئلہ ہے جو پوشیدہ تھا اور خدا نے میرے ذریعہ سے اسے صاف نہیں کرایا۔ کئی معارف چھپے ہوئے موتیوں کی طرح پوشیدہ پڑے تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ نکلوایا ہے۔ ایک طرف

## جماعت کی ترقی

اور دوسری طرف اسلام کی ترقی کا کام اللہ تعالیٰ نے اس بچہ سے لیا۔ اور ان مطالب کا اظہار کیا جن سے دنیا فائدہ اٹھا رہی ہے۔ اور اٹھاتی رہے گی۔ منافقوں نے کہا دراصل پیچھے اور لوگ کام کر رہے ہیں اور بعض نے کہا مولوی محمد احسن صاحب کا جماعت میں رسوخ تھا، ان کے ساتھ ہونے کی وجہ سے یہ کارخانہ چل رہا ہے۔ اس کے بعد مولوی محمد احسن صاحب کو ایسا ابتلا آیا کہ وہ لاہور چلے گئے اور جا کر اعلان کیا کہ میں نے ہی اسے خلیفہ بنایا تھا اور میں ہی اسے معزول کرتا ہوں مگر خدا تعالیٰ نے کہا تم کون ہو خلیفہ بنانے والے۔ اور چونکہ تم نے ایسا دعویٰ کیا ہے اس لئے ہم تمہیں

## قوتِ عمل سے ہی محروم

کرتے ہیں۔ چنانچہ ان پر فالج گرا۔ پھر وہ قادیان آئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر اور رو رو کر کہا کہ میرے بیوی بچوں نے مجھے گمراہ کیا۔ ورنہ دل سے تو میں آپ پر ایمان رکھتا ہوں۔ سید حامد شاہ صاحب پرانے آدمیوں میں سے تھے اور بہت کام کرنے والے۔ خدا تعالیٰ کی حکمت ہے وہ جلد فوت ہو گئے۔ ان کو بھی پہلے ابتلاء آیا تھا مگر جلد ہی اللہ تعالیٰ نے ان کو ہدایت دے دی۔ اور وہ بیعت میں شامل ہو گئے۔ ان کے علاوہ کچھ اور بھی ہیں جو ابتلاء میں ہیں اور بجائے سلسلہ کی ترقی کا موجب ہونے کے وہ

## نفاق کی بیماری میں مبتلا

ہو گئے تا خدا تعالیٰ کا جلال دنیا پر ظاہر ہو اور وہ بتا دے کہ وہ خود کام کر رہا ہے۔ میں نے پہلے بھی کئی بار کہا ہے اور اب بھی کہتا ہوں اور یہ ایک سچائی ہے کہ جس کا اظہار کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے میری زبان یا قلم سے قرآن کریم کے جو معارف بیان کرائے ہیں یا جو اور کوئی کام مجھ سے لیا ہے مجھ سے زیادہ جھوٹا اور کوئی نہ ہوگا اگر میں کہوں کہ یہ میرا کام ہے میں جب بھی بولنے کے لئے کھڑا ہوا ہوں یا قلم پکڑا ہے میرا دماغ بالکل خالی ہوتا ہے شاید سو میں سے ایک آدھ دفعہ ہی جب کوئی مضمون میرا سوچا ہوا ہوتا ہے ورنہ میرا ذہن بالکل خالی ہوتا ہے۔ اور میں جانتا ہوں کہ یہ سب کچھ اسی کا ہے جس کا یہ سلسلہ ہے اگر میں اس پر اتراؤں تو یہ جھوٹی بات ہوگی۔ ہاں جو غلطی ہو وہ بیشک مجھ سے ہے۔ بھلا ایک انسان جو

## ظاہری علوم سے بالکل ناواقف

اور بے بہرہ ہو وہ ان باتوں کو کیسے نکال سکتا ہے جو شاید آئندہ صدیوں تک اسلام کی ترقی کے لئے بطور دلیل کام دیں گی۔ جیسے تعزیرات ہندوستان کے لئے کام دیتی ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ غیر احمدی بھی ان دلائل کو استعمال کر رہے ہیں۔ جو میں نے پیش کئے ہیں

## تمدن کے متعلق اسلامی تعلیم

یعنی ترکِ سود۔ زکوٰۃ اور وراثت کا قیام۔ یہ تین نکات والی سہ پہلو عمارت۔ کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ پچھلی صدیوں میں کسی نے تیار کی ہو۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل اللہ تعالیٰ نے مجھے ہی توفیق دی ہے اور میں نے ان مسائل کو بیان کیا۔ پھر اور سینکڑوں مسائل ہیں جو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مجھے سکھائے پس

## یہ سلسلہ خدا کا ہے

آدمیوں کا نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی اسے بڑھائیگا انسانوں سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ صرف ایک بات ہے جسے تمہیں یاد رکھنا چاہیئے جب تک تمہارے اندر اطاعت اور فرمانبرداری رہے گی وہ نور تم کو ملتا رہے گا لیکن جب اطاعت سے منہ موڑو گے اللہ تعالیٰ کہے گا کہ جاؤ اب تم جوان ہو گئے ہو اپنی جائداد سنبھالو۔ تب تم محسوس کرو گے کہ

## تم سے زیادہ کمزور اور کوئی نہیں

حضرت علیؓ کے بعد بھی مسلمانوں نے فتوحات حاصل کیں۔ ملک فتح کئے علمی، تمدنی، اور سیاسی غلبے پائے مگر جو برکت۔ جو رعب جو دبدبہ اور جو شوکت حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت علی رضوان اللہ علیہم کے زمانہ میں تھی۔ وہ تیرہ سو سال میں پھر حاصل نہیں ہوئی۔ اس وقت تو یوں معلوم ہوتا تھا کہ وہ دنیا کے سر پر پاؤں رکھ کر کھڑے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ کوئی ہے جو ہمارے مقابل پر آئے۔ گویا خدا تعالیٰ کے فرشتے ان کے گرد کھڑے پہرہ دے رہے تھے۔ حضرت علیؓ کے وقت میں

## بعض بدبختوں نے اختلاف کیا

جس سے ایسا تفرقہ پیدا ہوا کہ جو تیرہ سو سال میں بھی نہیں مٹا۔ اب دوبارہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اتحاد کی بنیاد رکھی ہے اور آپ سے خدا تعالیٰ نے دوبارہ وعدہ کیا ہے کہ نصرت بالرعب۔ اور یہ رعب چلتا جائے گا جب تک تم اس فیصلہ کا احترام کرو گے جو

## ۱۴ر مارچ ۱۹۱۴ء

کو اس مسجد میں تم نے کیا تھا۔ لیکن جب اس میں تزلزل آیا اللہ تعالیٰ بھی اپنی نصرت کو کھینچ لے گا۔ جو اس نے اس مسجد میں تمہارے فیصلہ کے بعد نازل کی تھی۔ جب تک تم اس فیصلہ میں تبدیلی نہ کرو گے چونکہ اللہ تعالیٰ کا یہ قانون ہے ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتیٰ یغیروا ما بانفسھم وہ بھی نصرت کو واپس نہیں لے گا۔ اس وقت تک تمام طاقتیں تم سے ڈرتی رہیں گی۔ اور

## ہر ترقی پر تمہارا قدم ہوگا

دنیا کی تمام اقوام تمہارے پیچھے چلنے میں فخر محسوس کریں گی۔ اور تمہارا سر سب سے اونچا ہوگا۔ ابھی تو یہ ایک بیج ہے۔ ایک کونپل پھوٹی ہے۔ جو بڑھتے بڑھتے ایک مضبوط درخت بنے گا۔ جس پر دنیا کے بڑے بڑے حاکم آرام کے لئے گھونسلے بنائیں گے۔ لیکن جس دن تم اس فیصلہ کو بھول جاؤ گے (خدا نہ کرے اس دن کے تصور سے بھی دل کانپ اٹھتا ہے) جب تم کہو گے کہ خدا نے خلیفہ کیا بنانا ہے ہم خود بنائیں گے۔ تب فرشتے تبر لے کر آئیں گے کہ لو ہم اس درخت کو کاٹتے ہیں جسے خدا تعالیٰ نے تمہارے لئے لگایا تھا مگر تم نے اس کی قدر نہ کی۔ اب تم اپنے باغ لگاؤ اور مزے اڑاؤ۔ پہلوں نے اس کا تجربہ کیا۔ خدا نہ کرے کہ تم بھی کرو۔ لیکن خدا نخواستہ اگر کبھی ایسی غلطی کی گئی تو دنیا دیکھ لے گی کہ تم صدیوں میں ایک درخت بھی نہ لگا سکو گے۔ یہاں تک کہ خدا تعالیٰ پھر کوئی مامور مبعوث کرے ٭

---

### درخواستِ دعا

میرا بڑا لڑکا محمود احمد کراچی میں امریکن ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ میرا یہ بیٹا بہت فرمانبردار اور سعادتمند ہے۔ جملہ قارئین بدر سے درخواست ہے کہ عزیز کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائی جائے۔

خاکسار حاجی عبدالکریم آف کراچی

رپورٹ یادگیر

# رمضان المبارک کے پُرانوار ایام اور یادگیر میں ایمان افروز دینی ماحول

رپورٹ مرسلہ مکرم محمد نعمت اللہ صاحب انور غوری - یادگیر

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ماہِ رمضان المبارک میں بڑی برکتیں رکھی ہیں اور سچ فرمایا گیا ہے کہ شیطان اس مبارک اور بابرکت مہینے میں زنجیروں سے جکڑ دیا جاتا ہے۔ اور مومن کی روحانی جلا کے راستے کھول دیئے جاتے ہیں۔ ایک کمزور سے کمزور مسلمان بھی جو اپنے تئیں حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دینِ برحق سے منسوب کرتا ہو، نیکی کی طرف مائل ہو جاتا ہے اور بُرے کاموں سے اجتناب کی ہر ممکن سعی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر نیک عمل کی کوئی نہ کوئی جزا رکھی ہے۔ مگر روزہ کی جزا خود اللہ تعالیٰ کی ذات ہو جاتی ہے۔ یعنی انسان کو روزہ کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کا قربِ خاص حاصل ہو جاتا ہے۔ روزہ کی عبادت کی قبولیت کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو اپنی گود میں بٹھاتا ہے، اس کی پکار اور دعاؤں کو سنتا ہے۔ اور اپنی برکتوں اور فضلوں سے ہر طرح نوازتا ہے۔ لیلۃ القدر کی بے انتہا برکتوں والی قبولیتِ دعا کی گھڑی اسی مہینے میں روزہ داروں کے لئے رکھی گئی ہے۔ جو ایک ہزار سال کی عبادات سے افضل ترین ساعت کہلاتی ہے۔

یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا بے انتہا فضل و احسان ہے کہ ہر سال کی طرح اس دفعہ بھی جماعتِ احمدیہ یادگیر کو رمضان المبارک کی بابرکت گھڑیوں سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی توفیق ملی۔ امسال رمضان کا مہینہ اپنے دامن میں بے شمار برکتوں کو لئے ہوئے ایک خاص احساس دلا رہا تھا۔ ابھی چند دن کی بات ہے جماعت احمدیہ یادگیر کو دو عظیم صدموں سے دوچار ہونا پڑا۔ جس کی وجہ سے قلوب طبعی طور پر بجھے ہوئے تھے

رمضان المبارک کی آمد سے پہلے پہلے مختلف رنگوں میں اس مبارک مہینے کے استقبال کی تیاریاں جاری تھیں۔ درس و تدریس کے ذریعہ افرادِ جماعت کو اس موقعہ سے کما حقہٗ فائدہ اٹھانے کی طرف توجہ دلائی جاتی رہی رمضان المبارک کے فضائل اور مخصوص مسائل سے آگاہ کیا جاتا رہا۔ ان حالات میں حضرت سیٹھ محمد عبدالحی صاحبؓ سابق امیر جماعت احمدیہ یادگیر کی یاد بے ساختہ تازہ ہو جایا کرتی ساتھ ہی ان کے لائق، انتہائی نیک فطرت اور ہونہار فرزند عزیزم سیٹھ محمد عبداللطیف صاحب مرحوم کی یاد ایک درد لئے دل میں آجاتی۔ آج ہم میں عجز و انکسار، پیار و محبت اور خدمتِ دین و خلق کے جذبہ سے سرشار مجسمے موجود نہیں۔ عزیز مرحوم اتنی کم عمری میں ہی چونکہ حیرت انگیز خوبیوں کے مالک بن گئے تھے ان کی خوبیاں یاد آ آ کر بے اختیار دلی دعاؤں کا سبب بن جاتی۔ اللہ تعالیٰ مرحومین پر اپنی بے شمار رحمتیں نازل فرما کر ان کے درجات کو بلند فرمائے۔ آمین۔

گذشتہ سالوں میں جب رمضان المبارک کی آمد آمد ہوتی تو حضرت سیٹھ صاحب مرحوم افرادِ جماعت میں ایک نئی روح پیدا کرنے میں مصروف ہو جاتے۔ جوش و اخلاص اور محبت سے بھرپور انداز میں وعظ و نصیحت سے جماعت کو زیادہ سے زیادہ نیکیوں کی طرف قدم مارنے پر مائل کر دیتے۔ جس سے افرادِ جماعت میں رمضان المبارک کی برکات سے حتی المقدور فائدہ اٹھانے کا جذبہ کارفرما نظر آتا۔ مرحوم کا پیار و محبت اور اخلاص بھری باتیں تادمِ زیست یاد آتی رہیں گی۔ بالخصوص جماعت احمدیہ یادگیر کا ہر فرد ہر نیک موقعہ پر آپ کی شخصیت کو نہ بھول سکے گا۔ اور ان کی بلندیٔ درجات کے لئے دلوں سے دعائیں نکلتی رہیں گی۔

رمضان کی مبارک گھڑیاں قریب آ رہی تھیں۔ مکرم مولوی فیض احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے روزہ کی فضیلت و اہمیت اور خاص خاص مسائل کے درس کا سلسلہ جاری کر رکھا تھا۔ دینی مجالس رمضان المبارک کے بیان و اذکار سے گرم تھیں۔ آخر وہ مبارک ساعت آ گئی جس کے استقبال کی تیاریاں زور شور سے جاری تھیں منتظر نگاہوں نے رمضان کے چاند کو چوم لیا تو اسی شب نمازِ تراویح کے ساتھ رمضان المبارک کی دینی مصروفیات کا آغاز ہو گیا۔ ذیل میں ان دینی مصروفیات کا مختصر سا خاکہ پیش خدمت ہے

نمازِ عشاء اور تراویح کے بعد قرآن کریم کی چند آیتوں کا ترجمہ اور تفسیر بیان کی جاتی اور نمازِ فجر کے بعد ۱۵ منٹ حدیث شریف کا درس ہوا کرتا۔ نمازِ تراویح کے علاوہ نماز تہجد چار بجے شب باجماعت ادا کی جاتی۔

اجتماعی طور پر مسجد احمدیہ میں سحری اور افطاری کا انتظام رکھا گیا تھا۔ مسجد کے صحن میں سحری کے لئے دسترخوان لگایا جاتا۔ ساٹھ ستر افراد شریکِ محفل ہوتے۔ رات کے پرسکون ماحول میں بجلی کے قمقموں کی روشنی میں عبادات اور سحری کی محفلیں ایک بارونق اور دلکش سماں پیش کرتیں۔ سحری کے وقت کے اختتام پر آلۂ مکبر الصوت سے اعلان کیا جاتا کہ

"سحری کا وقت ختم ہو چکا ہے"

جس کی آواز رات کے سکوت کو توڑتی ہوئی دور دور تک چلی جاتی اور آبادی کے دوسرے احباب بھی فائدہ اٹھاتے۔ اس کے تھوڑی دیر بعد فجر کی اذان آلۂ مکبر الصوت کے ذریعہ بلند آواز سے دی جاتی۔ شام کو افطاری اور نمازِ مغرب کے بعد تمام نمازیوں کے لئے عام دعوتِ طعام ہوتی جس میں دو سو سے زاید احباب شریک رہتے۔ کھانے کی صفیں لگائی جاتیں۔ ایک وقت میں سو سے زاید احباب کھانے کے لئے بیٹھ جاتے۔ اور ایک ہی دسترخوان چھوٹے بڑے کا امتیاز مٹا دیتا۔ اور یہ محبت افزا اور روح پرور منظر اس بات کا ثبوت ہوتا کہ اسلام صرف نماز ہی میں نہیں بلکہ عام اسلامی معاشرے میں بھی اتحاد و مساوات کا یہی نمونہ پیش کرتا ہے جو علامہ اقبال نے بیان کیا تھا ؎

بندہ و صاحب و محتاج و غنی ایک ہوئے
تیری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے پنجوقتہ نمازوں میں جماعت کی اسی فیصد حاضری ہوتی جس میں عورتیں اور بچے بھی شریک ہوتے۔ بالخصوص فجر اور مغرب کی نمازوں میں حاضری اتنی ہوتی کہ مسجد احمدیہ اپنی تنگیٔ داماں کی شکایت کرتی ہوئی نظر آتی اور اپنی زبانِ حال سے اس امر کا شدید احساس دلاتی کہ اے یادگیر کے احمدیو! تم نے

وسّع مکانک

کی پیشگوئی کے اس پہلو کو کیوں نہیں سمجھا کہ مرورِ زمانہ کے ساتھ ساتھ ہر احمدی خاندان اور ہر احمدی محلہ اور ہر احمدی آبادی کو اس پر ہر جگہ اور ہر زمانہ میں عمل کرنا ہوگا۔!!

خشوع و خضوع کے ساتھ عبادات کی بجا آوری اور متضرعانہ دعاؤں کی مصروفیات میں رمضان المبارک کی بابرکت گھڑیاں گذرتی جا رہی تھیں۔ آہستہ آہستہ وہ ساعت بھی قریب آ پہنچی جس کے متعلق خصوصیت سے رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بڑی بشارتیں دی ہیں۔ یعنی اس ماہِ مبارک کا آخری عشرہ شروع ہو گیا۔ جس میں لیلۃ القدر جیسی بے انتہا برکتوں والی اور قبولیتِ دعا کی گھڑی کو تلاش کرنے کے لئے زور دیا گیا ہے۔ جیسے ہی آخری عشرہ شروع ہوا افرادِ جماعت نے ایک نئے جوش اور ولولہ سے ذکر و اذکار، تلاوتِ کلامِ پاک اپنی عبادتوں اور متضرعانہ دعاؤں میں مصروفیات بڑھا دیں۔ چار دوستوں نے مسجد احمدیہ میں اعتکاف کیا۔ اس عشرہ میں روزانہ ۱ بجے شام اجتماعی دعا کی جاتی۔ جس کا سلسلہ افطار سے پانچ منٹ پہلے ختم ہو جاتا۔ ان مبارک ایام میں ان کے ساتھ راتیں بھی زندہ نظر آنے لگیں۔ تراویح اور درسِ قرآن کریم کے بعد اکثر دوست تلاوتِ قرآن کریم میں مصروف ہو جاتے۔ اس طرح یہ سلسلہ نصف شب تک چلتا۔ معتکفین تھوڑے سے آرام کے بعد رات کی تنہائی میں نوافل ادا کرنے میں مصروف ہو جاتے۔ ان کی پُرسوز دعاؤں کی ہلکی ہلکی آواز انتہائی عجز و انکسار سے عرش کی طرف مائل بہ پرواز ہوتی۔ ظاہری اعتبار سے بھی مسجد احمدیہ کے بجلی کے قمقمے اور آنے جانے والوں کی چہل پہل رات کے بیشتر حصہ میں دن کا نظارہ پیش کرتی

رمضان کی ۲۶/۲۷ تاریخ کی درمیانی شب کو لیلۃ القدر کے جلسہ کا پروگرام ترتیب دیا گیا نمازِ عشاء دس بجے شب پڑھی گئی۔ ۱۰½ بجے شب زیرِ صدارت محترم سیٹھ محمد اسماعیل صاحب غوری امیر جماعت جلسہ کا پروگرام رکھا گیا۔ جناب صدر صاحب نے اپنی مختصر سی تقریر سے جلسہ کی کارروائی کا آغاز فرمایا۔ اور حسبِ ذیل احباب نے تقریری پروگرام میں حصہ لیا۔ ۱۔ محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب۔ ۲۔ مکرم [illegible] صاحب غوری بی کام۔ ۳۔ مکرم [illegible] غوری صاحب ۴۔ مکرم مولوی محمد جعفر صاحب ۵۔ مکرم [illegible] صاحب جنید۔ ۶۔ عزیز مکرم محمد انعام ساجد غوری متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان۔ اور ساتویں نمبر پر خاکسار نے تقریر کی۔ آخری تقریر مکرم مولوی فیض احمد صاحب مبلغ مقامی نے فرمائی۔ یہ تمام تقاریر لیلۃ القدر کی فضیلت اور رمضان کی برکات کے موضوع پر ہوئیں۔ جلسہ کے اختتام پر جملہ مقاصد کے لئے اجتماعی دعا کی گئی۔ اس طرح جلسہ کی کارروائی ۲ بجے شب اختتام کو پہنچی۔ ۲½ بجے شب نماز تراویح شروع کی گئی نماز سے قبل مبلغ مقامی جو امام الصلوٰۃ تھے نے اعلان کیا۔ کہ احباب نماز میں حسبِ ذیل طریق پر دعائیں کریں۔ پہلی دو رکعتوں میں صرف اسلام اور احمدیت کی ترقی اور غلبہ کے لئے۔ دوسری دو رکعتوں میں حضور ایدہ اللہ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر اور خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد کی صحت و سلامتی کے لئے۔ اگلی دونوں رکعتوں میں مبلغین سلسلہ کی مساعی میں کامیابی اور درویشانِ قادیان کی تائید و نصرت، اور مقامی جماعت کی ترقی و فلاح کے لئے، اور آخری دو رکعتوں میں اپنے لئے اپنے خاندان کے لئے اور تمام احمدیوں کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دردِ دل سے دعائیں کی جائیں۔

ساڑھے تین بجے شب تراویح کی نماز ختم کی گئی۔ چار بجے سے سحری کا انتظام شروع کر دیا گیا۔ قریباً ڈیڑھ گھنٹہ کے اندر اندر ساڑھے چار سو کے لگ بھگ مرد و عورتوں اور بچوں نے کھانا کھایا۔ فجر کی نماز کے بعد درسِ حدیث کے اختتام پر احباب اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہوئے۔ نمازِ تراویح

مکرم مولوی حنیف احمد صاحب مبلغ مقامی پڑھاتے رہے اور حدیث کا درس مکرم محمد انعام غوری صاحب ساجد دیا کرتے تھے۔

۲۹ر رمضان کو بعد نماز عصر یوم نزول قرآن کا پروگرام ترتیب دیا گیا۔ مسجد احمدیہ میں تیس ۳۰ دوست ایک ایک پارہ تقسیم کر کے تلاوت کرتے رہے۔ اور اس طرح قرآن کریم ختم کر کے بعد میں اجتماعی دعا کی گئی۔ جو افطار سے پانچ منٹ قبل ختم ہوئی۔

آخری عشرہ کے اوائل میں چندوں کی ادائی کے لئے اعلان کیا گیا تھا کہ جو دوست ۲۹ر رمضان سے قبل اپنے تمام بقایا ادا کر دیں گے، اجتماعی دعا سے قبل ان کے نام سنائے جائیں گے۔ اور ان کے لئے دعا کی جائے گی۔ چنانچہ بہت سے احباب نے اپنا اپنا چندہ ادا کر دیا اور ان کے لئے دعا بھی کی گئی۔

جماعتی رنگ میں غرباء کو بارہ صد روپیہ کا کپڑا وغیرہ دیا گیا۔ سحری اور افطاری کے انتظام میں مالی رنگ میں جماعت کے مخیر احباب نے بڑی کشادہ دلی سے حصہ لیا۔ ایک ایک نے کئی کئی سحریاں اور افطاریاں اپنے خرچ سے کروائیں۔ اور بعض دوسرے احباب نے ایک ماہ تک اپنی رضاکارانہ خدمات وقف کر دیں جس کی وجہ سے یہ انتظام وسیع پیمانہ پر بڑے حسن و خوبی کے ساتھ ایک ماہ تک چلتا رہا۔ اس خصوص میں سب سے زیادہ مکرم مبارک احمد اقبال صاحب داماد حضرت سیٹھ محمد عبدالحی صاحب مرحوم نے پورا رمضان دن رات اپنی خدمات وقف کر کے نمایاں طور پر نہایت خوبی سے اس انتظام کو جاری رکھا۔ جس کے لئے موصوف احباب جماعت کی مخلصانہ دعاؤں کے مستحق بنے۔ بزرگان سلسلہ سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ موصوف اولاد سے محروم ہیں۔ دعا فرمائی جائے کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے انہیں اولاد کی نعمت سے متمتع فرمائے۔ اور جماعت کے وہ مخیر احباب جنہوں نے مالی اعانت فرمائی انہیں بھی اللہ تعالےٰ اپنی دینی و دنیوی نعمتوں سے سرفراز فرمائے اور ان کے اموال اور اخلاص میں برکت دے۔ آمین

عید کے دن نماز اور خطبہ کے بعد تمام حاضرین کی شیر خرما سے تواضع کی گئی۔ جس کا جماعتی طور پر انتظام کیا گیا تھا

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ رمضان المبارک میں کی گئی عبادات، دعائیں اور صدقہ و خیرات اس کی بارگاہ میں اس کی رحمت بے پایاں کے طفیل شرف قبولیت پائیں۔ اور وہ ہمیشہ ہم سب کا حافظ و ناصر رہے۔ آمین۔

## ولادت

مکرم سیٹھ محمد الیاس صاحب یادگیر کو اللہ تعالیٰ نے تین بیٹیوں کے بعد پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحب مرحوم یادگیری کا پوتہ ہے۔ اللہ تعالےٰ بچہ کو صحت و سلامتی کے ساتھ درازی عمر بخشے اور والدین کے لئے قرۃ العین اور خاندان کے لئے باعث برکت ہو۔

# یوگنڈا میں تبلیغ اسلام۔ اکتالیس افراد کا قبول اسلام

## موازنہ مذاہب کے ایک جلسہ میں اسلام کی نمایاں کامیابی

(از مکرم مولوی عبدالکریم صاحب شرما انچارج احمدیہ مسلم مشن یوگنڈا)

یوگنڈا میں خدا تعالےٰ کے فضل سے ہمارے تین مشن کام کر رہے ہیں۔ شمالی ریجن کے انچارج مکرم مولوی مقبول احمد صاحب ذبیح اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ انہوں نے سروٹی، مبالی، تورورو، گلو، بگواچ، آروا اور یارا نامی مقامات کا تبلیغی سفر کیا۔ مختلف رنگ و نسل اور مذاہب کے لوگوں کو مل کر تبلیغ کرنے اور لٹریچر دینے کے مواقع ملے۔ چیدہ چیدہ لوگوں اور حکام سے ملاقاتیں کر کے مشن کا تعارف کرایا۔ وزیر داخلہ Mr. Filex Onama جب ان کے علاقہ میں آئے تو انہوں نے وزیر موصوف سے ملاقات کی اور "مسیح ہندوستان میں" اور "احمدیت کا پیغام" دو کتابیں بزبان انگریزی پیش کیں جنہیں انہوں نے شکریہ کے ساتھ قبول کیا۔ اور خواہش کی کہ جب وہ دوبارہ آئیں تو مولوی صاحب ان کو ضرور ملیں۔ اسی طرح گولو کے ڈسٹرکٹ کمشنر کو اور لیرا کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو بھی جو کہ وزیر اعظم کے بھائی ہیں آپ نے لٹریچر پیش کیا۔ لیرا کے ٹاؤن کلرک اور چند دوسرے معززین کو چائے پر مدعو کر کے تبلیغ کی۔ جب آپ گولو گئے تو وہاں کے ٹاؤن کلرک کو ملے۔ تبلیغ کی اور لٹریچر پیش کیا۔ اچولی ڈسٹرکٹ لائبریری اور ویسٹ نائیل ڈسٹرکٹ کی لائبریری جو اروا کے مقام پر ہے آپ نے سلسلہ کا لٹریچر رکھوایا۔

### سکولوں میں تبلیغ

سفروں کے دوران مکرم ذبیح صاحب نے درس گاہوں کی طرف خاص طور پر توجہ دی۔ ایک زراعتی سکول میں پون گھنٹہ تک اسلام پر تقریر کی۔ جسے طلبا نے نہایت سکون اور سنجیدگی سے سنا۔ بعد میں دیر تک سوالات کا سلسلہ جاری رہا۔ اس پروگرام سے طلبا اور اساتذہ بہت محظوظ ہوئے۔ اور دوبارہ آنے کی دعوت دی۔ سکول کی لائبریری میں آپ نے سیرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جو مشن نے حال ہی میں لانگو زبان میں شائع کی ہے رکھوائی۔ ایک اور سکول کے ہیڈ ماسٹر نے بھی آپ کو تقریر کرنے کی دعوت دی۔ چنانچہ سکول کے ہال میں ہائی کلاسز اور سکول کے سٹاف سے آپ نے خطاب کیا۔ اپنی تقریر میں موسوی اور محمدی سلسلوں میں مشابہت بتاتے ہوئے آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی خوشخبری سنائی۔ بعد میں ادھ گھنٹہ تک سوالات کا سلسلہ جاری رہا۔ طلباء میں لٹریچر تقسیم کیا۔ اسی گولو کے ایک دوسرے پبلک سکول کے اساتذہ سے "ہستی باری تعالےٰ" اور "اسلام میں عورت کا مقام" پر گفتگو ہوئی۔

### عیسائیوں کے مراکز میں تبلیغ

چرچ آف یوگنڈا اور کیتھولک مشن کے مراکز میں اچولی اور لانگو کے اضلاع کے سکولوں کے دو صد اساتذہ ریفریشر کورس کے لئے آئے ہوئے تھے۔ اس موقعہ پر ذبیح صاحب کتابیں اور پمفلٹ لے کر ہر دو سنٹروں میں گئے۔ اساتذہ میں پمفلٹ تقسیم کئے۔ مختلف مذہبی امور پر ان سے تبادلۂ خیالات ہوا۔ بعض اساتذہ نے کتب خریدیں۔

اسی طرح لیرا کے Rural Training Centre میں جہاں علاقہ کے مختلف مقامات سے لوگ ٹریننگ کے لئے آتے ہیں آپ نے متعدد بار تبلیغ کی اور لٹریچر تقسیم کیا۔

### پادریوں سے تبادلۂ خیالات

گولو کے کیتھولک سنٹر میں پادری صاحب سے حضرت مسیح کے صلیبی موت سے بچ جانے کے متعلق گفتگو ہوئی اس موقعہ پر ان کے چھ اور ساتھی بھی موجود تھے۔ عصر کی نماز کا وقت چونکہ تنگ ہو رہا تھا ذبیح صاحب نے اجازت چاہی کہ وہ وہاں ہی نماز ادا کریں پادری صاحب نے انکار کر دیا۔ اس پر ذبیح صاحب نے انہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا پاکیزہ اسوہ بتایا کہ اسی طرح کے ایک موقعہ پر حضور نے نجران کے عیسائیوں کو پیشکش فرمائی تھی کہ وہ مسجد نبوی میں اپنے مذہب کے مطابق عبادت کریں۔

ایک پروٹسٹنٹ پادری کی دعوت پر مکرم ذبیح صاحب ان کے ہاں گئے۔ اور تقریباً تین گھنٹہ تک ان سے اور ان کے تین ساتھیوں سے بحث ہوئی محکمہ جیل کے ایک آفیسر کی خواہش پر ان کے گھر ایک کیتھولک پادری سے ذبیح صاحب کی گفتگو ہوئی۔ اس موقعہ پر بھی اللہ تعالےٰ نے اسلام کو نمایاں کامیابی عطا فرمائی۔

مقامی زبان کے اخبار میں ذبیح صاحب نے احمدیت پر ایک نوٹ شائع کروایا جس سے شمالی علاقہ میں احمدیت کا تعارف ہوا۔ لیرا ٹیکنیکل سکول کے ایک طالب علم نے بیعت کی اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائے۔ آمین

### مساکا مشن

ہمارا دوسرا مشن مساکا میں ہے اس مشن کے انچارج مکرم مرزا محمد ادریس صاحب ہیں جو تھوڑا عرصہ ہوا ربوہ سے آئے ہیں۔ اور زبان سیکھنے میں کوشاں ہیں۔ وہ اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ انہوں نے ٹیکنیکل سکول مساکا کے طلباء کو تبلیغ کی۔ اور لٹریچر دیا۔ اسی طرح کمپالہ میں ایک کالج کے ہوسٹل میں دو دفعہ گئے۔ بعد میں ایک طالبعلم کے ذریعہ ہوسٹل میں لٹریچر تقسیم کروایا۔ جنجیرہ میں آغاخانی سکول کے ہیڈ ماسٹر کی دعوت پر گئے اور رات ان کے ہاں قیام کر کے تبلیغ کی۔ ہیڈ ماسٹر صاحب ہمارے لٹریچر میں کافی دلچسپی لے رہے ہیں اسی طرح مساکا کے سازا چیف سے مرزا صاحب نے ملاقات کر کے لٹریچر دیا۔ ایک یمنی عرب کے ساتھ مرزا صاحب کی وفات مسیح اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر گفتگو ہوئی۔ انہیں عربی لٹریچر پڑھنے کو دیا۔

یوگنڈا کے صدر مملکت جب دورہ پر مساکا آئے تو مکرم ڈاکٹر احمد الدین صاحب نے جماعت کی طرف سے قرآن کریم انگریزی کا تحفہ ان کی خدمت میں پیش کیا بعد میں ان کی طرف سے جماعت کے نام شکریہ کا خط آیا۔ مرزا صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ چھیرا کی جماعت نے خدا تعالےٰ کے فضل سے اپنی مسجد تعمیر کر لی ہے اس سے قبل وہاں کے احباب محمد لوگا پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کے گھر میں جمعہ کی نمازیں پڑھا کرتے تھے۔ اب مسجد میں ادا کرتے ہیں۔ مکرم ڈاکٹر احمد الدین صاحب نے مسجد کی چھت کے لئے لوہے کی چادریں خرید کر دیں۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

### جنجہ مشن

جنجہ میں یوگنڈا مشن کا مرکزی دفتر ہے۔ انتظامی امور اور دفتری خط و کتابت کے علاوہ خاکسار نے مختلف جماعتوں کا دورہ کیا۔ جنجہ کے مضافات میں بھی تبلیغ کے لئے جاتا رہا۔ مشن ہاؤس میں جو لوگ آئے ان کو تبلیغ کی۔ ایک دفعہ دو پادری آئے ان سے الوہیت مسیح پر گفتگو ہوئی۔ بسوگا موری کالج کے طلباء کی دعوت پر کالج میں لیکچر دیا۔ بعد میں اس کالج کے بعض طلباء لٹریچر پڑھنے کے لئے آتے رہے۔

جنجہ میں افریقن مبلغین تیار کرنے کے لئے ہم نے کلاس کھولی ہوئی ہے۔ اس کلاس کو مکرم حاجی ابراہیم سینفوما قرآن کریم اور خاکسار حدیث اور کلام پڑھاتے رہے ہیں۔ (بقیہ صلا پر)

# ایک عظیم الشان نشانِ رحمت

از مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ دہلی

سیّدنا حضرت رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے امتِ محمدیہ میں آنے والے مسیح کے متعلق فرمایا تھا کہ یَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُ لَہٗ۔ یعنی مسیح موعود شادی کرے گا اور اس شادی سے اسے اولاد دی جائے گی۔ سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ کسی عام اور معمولی اولاد کے متعلق نہیں ہو سکتے بلکہ کسی غیر معمولی ولادت کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

حضرت نعمت اللہ شاہ ولی جو چھٹی صدی ہجری میں ایک مشہور بزرگ گذرے ہیں وہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اسی پیشگوئی کی وضاحت کرتے ہوئے اپنے ایک مشہور قصیدے میں فرماتے ہیں :-

الف - ح - م - د مے خوانم
نام آں نامدار مے بینم
مہدیٔ وقت و عیسیٰ دوراں
ہر دو را شہسوار مے بینم

یعنی اس مامور (آنے والے مسیح) کا نام احمد ہوگا جو میں دیکھتا ہوں اور پڑھتا ہوں۔ وہ مہدی اور عیسیٰ دوراں ہوگا۔ اور میں دونوں کو شہسوار دیکھتا ہوں۔

پھر اس آنے والے مسیح کے ایک خاص بیٹے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

چوں زمستاں بے چمن بگذشت
شمسِ خوش بہار مے بینم
دورِ او چوں شود تمام بکام
پسرش یادگار مے بینم

یعنی جب بے چمن موسم (سرما) گذر جائیگا تو میں آفتابِ خوش بہار کو طلوع کرتے ہوئے دیکھتا ہوں۔ جب اس کا بامراد زمانہ ختم ہو جائے گا تو اس کے بیٹے کو یادگار دیکھتا ہوں

حضرت شاہ صاحب نے اس قصیدے کے شروع میں لکھا ہے

از نجوم ایں سخن نمے گویم
بلکہ از کردگار مے بینم

یعنی میں یہ بات علم نجوم کی بناء پر کسی قیاس اور اندازے سے نہیں کہہ رہا بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ سب کچھ دیکھ رہا ہوں

## حضرت مسیح موعودؑ کو بیٹے کی بشارت اور ہندو بھائیوں سے اسکا ایک خاص تعلق

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے براہین احمدیہ کی اشاعت کے ذریعہ مخالفین کے کیمپ میں ایک عظیم الشان کھلبلی مچا دی تھی کیونکہ آپ نے اس کتاب کے ذریعہ یہ واضح کیا تھا کہ سچا مذہب صرف اور صرف اسلام ہے۔ نیز یہ کہ اسلام ہی وہ مذہب ہے جو آج بھی اپنے کامل تابعین کے ذریعہ سے نشان دکھا سکتا ہے۔ جبکہ دوسری قومیں اور دوسرے مذاہب ان کمالی برکتوں سے بے نصیب ہیں چنانچہ آپؑ نے ہندوستان کے علاوہ لنڈن اور امریکہ کے لوگوں کو بھی یہ اطلاع دی کہ اگر کوئی طالب حق ایک برس تک میرے پاس قادیان آکر قیام کرے تو خدا تعالیٰ اسے صداقت اسلام کے سلسلہ میں ایسا نشان ضرور دکھائے گا جو طاقت انسانی سے بالا ہوگا۔

اس پر قادیان کے بعض ہندو دوستوں نے ایک خط حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں تحریر کیا (یہ خط ستمبر ۱۸۸۵ء میں لکھا گیا) جس میں لکھا کہ :-

"بعد ما وجب .... بکمال ادب عرض کی جاتی ہے کہ جس حالت میں آپ نے لنڈن اور امریکہ تک اس مضمون کے رجسٹری شدہ خط بھیجے ہیں کہ جو طالب صادق ہو اور ایک برس تک ہمارے پاس قادیان آکر ٹھہرے تو خدا تعالیٰ اس کو ایسے نشان در بارہ اثباتِ حقیقتِ اسلام ضرور دکھائے گا کہ جو طاقتِ انسانی سے بالاتر ہوں" سو ہم لوگ آپ کے ہمسایہ اور ہم شہری ہیں لنڈن اور امریکہ والوں سے زیادہ حقدار ہیں۔ اور ہم آپ کی خدمت میں قسمیہ بیان کرتے ہیں کہ ہم طالب صادق ہیں کسی قسم کا شر اور عناد جو بمقتضائے نفسانیت یا مغائرت مذہب نااہلوں کے دلوں میں ہوتا ہے وہ ہمارے دلوں میں ہرگز نہیں۔ ہاں ایسے نشان ضرور چاہئیں جو انسانی طاقتوں سے بالا ہوں جن سے یہ معلوم ہو سکے کہ وہ سچا اور پاک پرمیشور بوجہ آپ کی راستبازی دینی کے عین محبت اور کرپا کی راہ سے آپ کی دعاؤں کو قبول کر لیتا ہے۔ اور قبولیت دعا سے قبل از وقت اطلاع بخشتا ہے۔ یا آپ کو اپنے بعض اسرارِ خاصہ پر مطلع کرتا ہے۔ اور بطور پیشگوئی ان پوشیدہ بھیدوں کی آپ کو خبر دیتا ہے۔ یا ایسے عجیب طور سے آپ کی مدد اور حمایت کرتا ہے۔ جیسے وہ قدیم سے اپنے برگزیدوں اور مقربوں اور بھگتوں اور خاص بندوں سے کرتا آیا ہے۔"

اور اس چٹھی کے آخر میں لکھا کہ :-

"سال، جو نشانوں کے دکھلانے کے لئے مقرر کیا گیا ہے وہ ابتدائے ستمبر ۱۸۸۵ء سے شمار کیا جاوے گا۔ جس کا اختتام ستمبر ۱۸۸۶ء کے اخیر تک ہو جائے گا"

(بحوالہ تبلیغ رسالت جلد اوّل صفحہ ۵)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس چٹھی کے جواب میں تحریر فرمایا

"بعد ما وجب۔ آپ صاحبوں کا عنایت نامہ جس میں آپ نے آسمانی نشانوں کے دیکھنے کے لئے درخواست کی ہے۔ مجھ کو ملا۔ چونکہ یہ خط سراسر انصاف و حق جوئی پر مبنی ہے اور ایک جماعت طالب حق نے جو عشرہ کاملہ ہے اس کو لکھا ہے۔ اس لئے بہ تمام تر شکر گذاری اس کے مضمون کو قبول منظور کرتا ہوں۔ اور آپ سے عہد کرتا ہوں کہ اگر آپ صاحبان ان عہود کے پابند رہیں گے کہ جو اپنے خط میں آپ لوگ کر چکے ہیں تو ضرور خدائے قادر مطلق جلّ شانہٗ کی تائید و نصرت سے ایک سال تک کوئی ایسا نشان آپ کو دکھلایا جائے گا جو انسانی طاقت سے بالاتر ہوگا"

(بحوالہ تبلیغ رسالت جلد ۱ صفحہ ۵۳)

اس معاہدہ کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہوشیار پور جا کر بارگاہِ ایزدی میں تضرع اور عاجزی سے دعائیں کیں اور خدا تعالیٰ سے ایسا نشان مانگا جو انسانی طاقتوں سے بالا ہو۔

اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کو ایک اشتہار لکھا جس میں مصلح موعود کی مکمل پیشگوئی درج فرمائی جس کا ایک حصہ یہ ہے :-

"اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت و دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکتوں سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم۔ اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ الخ"

اس اشتہار میں حضور نے یہ بھی تحریر فرمایا کہ خدائے کریم جلّ شانہٗ نے مجھے یہ بھی بشارت دی ہے کہ :-

"خدا تیری برکتیں اردگرد پھیلائے گا اور ایک اجڑا ہوا گھر تجھ سے آباد کرے گا۔ اور ایک ڈراؤنا گھر برکتوں سے بھر دے گا۔ تیری ذریّت منقطع نہ ہوگی۔ اور آخری دنوں تک سرسبز رہے گی۔ خدا تیرے نام کو اس روز تک کہ دنیا منقطع ہو جائے، عزت کیساتھ قائم رکھے گا۔ اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشتہار کے مضمون پر غور کرنے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہوشیار پور میں عاجزانہ دعاؤں کے نتیجہ میں آپؑ سے حسبِ ذیل وعدے فرمائے :-

۱۔ آپ کو ایک بیٹا عطا کیا جائے گا، جو بے شمار صفات کا حامل ہوگا۔

۲۔ آپ کی ذریت منقطع نہ ہوگی۔ بلکہ آخری دنوں تک سرسبز رہے گی۔

۳۔ خدا آپ کے نام کو عزت کے ساتھ قائم رکھے گا۔

۴۔ خدا تعالیٰ آپ کی دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچائے گا۔

چنانچہ یہ چاروں وعدے بڑی شان کے ساتھ پورے ہوئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے محمود سا جوہر عطا فرمایا، جو حسن و احسان میں حضور کی نظیر ہے اور نصرتِ الٰہی کے مطابق اس محمود ایدہ اللہ الودود نے وہ سب کام سرانجام دئے جن کا تذکرہ الہام الٰہی میں ہے۔

مخالفین نے حضور کے متعلق یہ پیشگوئی کی کہ آپ کی نسل منقطع ہو جائے گی۔ مگر خدا نے اپنے وعدہ کے مطابق آپ کی ذریّت کو بار آور فرمایا۔ اور آپؑ کی ذریت اب سینکڑوں افراد سے تجاوز کر کے ہزاروں میں پہنچ چکی ہے اور وہ وقت دور نہیں جب آسمان کے ستاروں کی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذریّت کا شمار بھی ناممکن ہوگا۔

الہامات کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام کو نہایت ہی عزت کے ساتھ قائم رکھا اور آج لاکھوں فرزندانِ توحید اس مبارک وجود پر بھی سلام بھیجتے ہیں۔

اور سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ آواز جو قادیان کی گمنام بستی سے اٹھی تھی اللہ تعالیٰ نے اس آواز کو اکنافِ عالم تک پھیلا دیا اور بڑی ہی شان کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس وعدہ کو پورا فرمایا کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

مذکورہ بالا جملہ امور ایسے ہیں کہ جن کا پورا کرنا انسانی طاقتوں سے بالا ہے۔ لاریب یہ پیشگوئی خدا کی طرف سے تھی جو وقت پر پوری ہوئی

میں اپنے غیر مسلم بھائیوں سے مودبانہ عرض کرونگا کہ وہ اس پیشگوئی کو بار بار پڑھیں اور غور کریں کہ کیا اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا صاحب کو اسرارِ خاصہ سے مطلع نہیں فرمایا۔ اور کیا خدا تعالیٰ نے اسی رنگ میں حضور کی مدد اور حمایت نہیں کی جس طرح سے اپنے برگزیدہ اور مقربوں اور بھگتوں اور خاص بندوں سے کرتا آیا ہے۔

بالآخر میں اہل پیغام سے عرض کروں گا کہ وہ غور کریں کہ ستمبر ۱۸۸۵ء کے اشتہار اور معاہدہ کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک سال کے اندر کوئی نشان ان غیر مسلم دوستوں کے سامنے رکھنا تھا۔ اگر مصلح موعود کا نشان ہی ان کے سامنے رکھا گیا تھا تو پھر خدارا غور کریں کہ وہ لڑکا کس صورت میں ان غیر مسلموں کے لئے نشان ہو سکتا ہے۔ کیا اس صورت میں کہ جس لڑکے کی پیشگوئی حضور نے فرمائی ہے وہ کہیں سو سال بعد جا کر ظاہر ہو (باقی صفحہ ۹ پر)

# خلافتِ ثانیہ کے سنہری دَور کی دو اہم تحریکات

## تحریکِ جدید ——— اور ——— وقفِ جدید

تقریر مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مظفرپور بہار بر موقعہ جلسہ سالانہ ۷۴ء

تحریکِ جدید اور وقفِ جدید نہایت مبارک اور نہایت کامیاب تحریکات ہیں۔ جن کے بانی جماعتِ احمدیہ کے امام سیدنا محمود حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود ہیں۔ "تحریک جدید" کا آغاز ۱۹۳۴ء میں ہوا۔ اس کامیاب تحریک کا گہرا تعلق بیرونی ممالک سے ہے۔ "وقفِ جدید" کا آغاز ۱۹۵۷ء میں ہوا۔ اس مبارک تحریک کا گہرا تعلق اندرونِ ملک کی اصلاح و تربیت سے ہے۔

ان نہایت بابرکت تحریکات کو خدا کے فضل سے متعدد اہمیتیں حاصل ہیں جو اختصاراً بیان کرنے کی کوشش کروں گا۔

### پہلی اہمیت

سب سے پہلی اہمیت ان تحریکات کو یہ حاصل ہے کہ یہ تحریکات درحقیقت حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے "علوم ظاہری" اور "علوم باطنی" کا تمثل و وجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے الہام میں مصلح موعود کی دو صفات یہ بیان کی گئی تھیں کہ

"وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔"

حضورِ اقدس کی زیرِ قیادت جماعت کو جو ظاہری اور باطنی فتوحات حاصل ہو رہی ہیں۔ وہ آج اظہر من الشمس ہیں۔ جس کا اعتراف مخالفینِ جماعت بھی برملا طور پر کر رہے ہیں۔ یہ روحانی فتوحات درحقیقت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے علوم ظاہری اور باطنی کا ثمرہ ہی ہے۔ ورنہ مادی سامان و وسائل کے اعتبار سے دیگر اقوام کے مقابل پر جماعت کچھ بھی حیثیت نہیں رکھتی لیکن اللہ تعالیٰ کے کلام میں ایک قدرت، ایک شوکت اور ایک عظمت ہوتی ہے۔ اور انسانی اندازوں سے بہت بڑھ کر اس کے ٹھوس اور گہرے نتائج برآمد ہوا کرتے ہیں۔

پس مشیتِ ایزدی نے مصلح موعود کی ان دونوں صفات کے فیض کو آئندہ زمانوں پر ممتد فرما کر حضور کے دستِ مبارک سے تحریکِ جدید اور وقفِ جدید کی بنیادیں رکھ دیں۔ تاکہ مصلح موعود کی ان دونوں صفات کا اظہار آئندہ زمانوں میں بھی پُرشوکت انداز میں ہوتا رہے۔

تحریکِ جدید اور وقفِ جدید سے متعلق حضور کے خطبات اور فرمودہ شرائط پر غور کرنے سے یہ امر بالبداہت واضح ہو جاتا ہے کہ تحریکِ جدید کا "علوم ظاہری" سے اور وقفِ جدید کا "علوم باطنی" سے گہرا تعلق ہے۔

تحریکِ جدید کے مجاہدین کے لئے حضور انور نے جو شرائط بیان فرمائی ہیں ان کے مطابق مجاہدین کا ڈگری یافتہ ہونا یا ظاہری علوم سے آراستہ ہونا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ حضور فرماتے ہیں :۔

"انگریزی دان اور عربی دان دونوں قسم کے نوجوان اپنے آپ کو پیش کریں۔ انٹرنس پاس یا اس سے اوپر گریجوایٹ انگریزی دان اور مولوی فاضل یا ایسے جو اگرچہ مولوی فاضل کی ڈگری نہ رکھتے ہوں مگر عربی میں اچھی استعداد ہو اپنے آپ کو پیش کر سکتے ہیں۔"

(مطالبات تحریک جدید ص۱۹)

پس تحریکِ جدید کے مجاہدین کے لئے علوم ظاہری سے آراستہ ہونا لازمی ہے لیکن اس کے مقابل پر وقفِ جدید کے مجاہدین کے لئے تصوف کے طریق کو اپنانا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ اور تصوف کا علوم باطنی سے گہرا تعلق ہے۔ حضور فرماتے ہیں :۔

"ہمارا ملک آبادی کے لحاظ سے ویران نہیں ہے لیکن روحانیت کے لحاظ سے بہت ویران ہو چکا ہے اور آج بھی اس میں چشتیوں کی ضرورت ہے سہروردیوں کی ضرورت ہے اور نقشبندیوں کی ضرورت ہے۔ اگر یہ لوگ آگے نہ آئے اور حضرت معین الدین صاحب چشتی، حضرت شہاب الدین صاحب سہروردی اور حضرت فریدالدین صاحب شکر گنج جیسے لوگ پیدا نہ ہوئے تو یہ ملک ویرانیت کے لحاظ سے اور بھی ویران ہو جائے گا۔ بلکہ یہ اس سے بھی زیادہ ویران ہو جائے گا جتنا کہ مکہ مکرمہ کسی زمانہ میں آبادی کے لحاظ سے ویران تھا۔ پس میں چاہتا ہوں کہ جماعت کے نوجوان ہمت کریں اور اپنی زندگیاں اس مقصد کے لئے وقف کریں۔"

اس تقریر میں حضور انور نے جتنے بزرگوں کا نام لیا ہے وہ سب صوفیاء کرام ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ پوری تحریر اور اس کا لفظ لفظ علمِ تصوف کا شاہکار ہے۔ پس تحریکِ جدید کا علوم ظاہری سے گہرا تعلق ہے اور وقفِ جدید کا علوم باطنی سے۔ اور جیسے جیسے یہ تحریکات زور پکڑتی جائیں گی یہ حقیقت زیادہ نمایاں اور مبرہن ہوتی چلی جائے گی۔

نوٹ :۔ اللہ تعالیٰ کے الہام میں "علوم ظاہری" کے الفاظ مقدم ہیں۔ اس لئے تحریکِ جدید کا آغاز پہلے ہوا اور باطنی مؤخر ہے۔ اس لئے وقفِ جدید کا آغاز بعد میں ہوا۔ پس یہ دونوں مقدس تحریکات درحقیقت حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے "علوم ظاہری" اور "علوم باطنی" کا تمثل و وجود ہیں۔

### دوسری اہمیت

دوسری اہمیت ان مبارک تحریکات کو یہ حاصل ہے کہ حضورِ اقدس نے ان تحریکات کا اجراء اللہ تعالیٰ کے القاء کے تحت فرمایا ہے۔ تحریکِ جدید کے متعلق حضور فرماتے ہیں :۔

"میرے ذہن میں یہ تحریک بالکل نہیں تھی۔ اچانک میرے دل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ تحریک نازل ہوئی ...... میں بالکل خالی الذہن تھا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے یہ سکیم میرے دل پر نازل کی۔ اور میں نے اسے جماعت کے سامنے پیش کر دیا۔ پس یہ میری تحریک نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے۔"

(مطالبات تحریک جدید ص۴)

وقفِ جدید کے متعلق فرمایا :۔

"یہ تحریک خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالی ہے۔ اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں، کپڑے بیچنے پڑیں۔ میں اس فرض کو تب بھی پورا کروں گا۔ اگر جماعت کا ایک فرد بھی میرا ساتھ نہ دے خدا تعالیٰ ان لوگوں کو الگ کر دے گا جو میرا ساتھ نہیں دے رہے۔ اور میری مدد کے لئے فرشتوں کو آسمان سے اتارے گا۔"

پس دوسری اہمیت ان تحریکات کو یہ حاصل ہے کہ یہ دونوں تحریکات اللہ تعالیٰ کے القاء کے تحت جاری ہوئی ہیں۔

### تیسری اہمیت

تیسری اہمیت ان تحریکات کو یہ حاصل ہے کہ یہ دونوں تحریکیں دراصل "احیاء اسلام" کے لئے جاری کی گئی ہیں۔ ماضی میں صوفیائے کرام نے جن کا علوم باطنی سے گہرا تعلق تھا احیائے اسلام کے لئے جو حیرت انگیز کارہائے نمایاں دکھائے وہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہیں۔ اب اسلام کی نشأۃ ثانیہ میں یہ شعبہ وقفِ جدید کے تحت کام کر رہا ہے اور کرتا چلا جائے گا۔

تحریکِ جدید کے متعلق حضور فرماتے ہیں :۔

"تمام لوگوں تک پہنچنے کے لئے ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہے۔ ہمیں روپے کی ضرورت ہے۔ ہمیں عزم و استقلال کی ضرورت ہے۔ ہمیں دعاؤں کی ضرورت ہے جو خدا تعالیٰ کے عرش کو ہلا دیں اور انہی چیزوں کے مجموعے کا نام تحریک جدید ہے۔"

(مطالبات ص۲)

فرمایا :۔

"تحریکِ جدید دراصل اسلام کے احیاء کا نام ہے۔ جدید وہ صرف ان معنوں میں ہے کہ دنیا اس سے ناواقف ہو گئی تھی ورنہ درحقیقت وہ تحریک قدیم ہی ہے۔" (مطالبات ص۳)

پس ان دونوں تحریکات کا اجرا احیاءِ اسلام کے لئے ہوا ہے۔"

نوٹ :۔ وقفِ جدید کی اس وضاحت کے ساتھ تفصیلات بیان نہیں کی جا سکیں۔ جس وضاحت کے ساتھ تحریکِ جدید کی تفصیلات۔ لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ وقفِ جدید کم اہمیت رکھتی ہے۔ بلکہ اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ وقفِ جدید کا وجود حضور کے علوم باطنی کے تحت ہے اور باطن کو اخفاء سے قریبی تعلق ہوتا ہے۔ ورنہ وقفِ جدید کی تحریک بھی اتنی ہی اہمیت رکھتی ہے جتنی تحریکِ جدید بلکہ من وجہ اس سے بھی زیادہ۔ اس کی مثال اس طرح سمجھ لینی چاہیئے کہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ وہ شجرۂ طیبہ ہے جس کی تخم ریزی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقدس ہاتھ سے ہوئی۔ اور وقفِ جدید اس شجرۂ طیبہ کی جڑوں میں غذائیت میں اضافہ کر رہی ہے۔ اور تحریکِ جدید کے ذریعہ سے اس کی شاخیں زمین کے کناروں تک دنیا کے کونے کونے میں ہر رنگ و نسل اور مذہب میں پھیل کر اپنے شیریں پھل دے رہی ہیں۔ پس اہمیت کے اعتبار سے کوئی تحریک بھی کم حیثیت نہیں رکھتی اور ان میں ایسا ہی رابطہ ہے جیسے جسم کو روح سے۔ لہٰذا ظاہر اور باطن کے فرق کی وجہ سے وقفِ جدید کی تفصیلات قدرے پردۂ اخفاء میں رہیں گی۔ اور تحریکِ جدید کی تفصیلات ظہور و شہود سے مرقع۔ قارئین کرام اسی نقطۂ نگاہ سے اس مضمون کو مطالعہ فرماویں۔

### چوتھی اہمیت

چوتھی اہمیت یہ ہے کہ ان تحریکات کا قرآن کریم سے گہرا تعلق ہے۔ قرآن کریم میں ایک آیت ہے کہ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ (الصف) اس کے معنی یہ ہیں کہ وہی خدا ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دینِ حق دے کر بھیجا تاکہ وہ اسے تمام دینوں پر غالب کر دے۔

اس آیت کریمہ میں اسلام کے تمام دینوں پر غالب آنے کی پیشگوئی کی گئی ہے۔ مفسرین اس آیت کی تشریح میں لکھتے چلے آئے ہیں۔ کہ ذالک عند نزول عیسیٰ ابن مریم۔ یعنی یہ غلبہ کامل طور پر مسیح موعود کے ذریعہ سے ہوگا شیعہ مفسرین بھی اس آیت کی تشریح میں امام مہدی کا ظہور بتاتے ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ابتدائی الہامات میں جو براہین احمدیہ حصہ سوم صفحہ ۲۲۳ پر درج ہیں، قرآن کریم کی یہ آیت موجود ہے۔ گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یہ آیت کریمہ اس وقت نازل ہوئی جب حضور خود بھی نہیں جانتے تھے کہ آپ ہی وہ مسیح موعود و مہدی مسعود ہیں جس کی بعثت کی صحف سابقہ میں خبریں دی گئی ہیں۔ اور اس طرح اللہ تعالےٰ نے قبل از وقت بتا دیا کہ اسلام کے تمام ادیان پر غالب آنے کے دن قریب آگئے ہیں۔ اور وہ تمام ادیان جن پر اسلام کو غالب آنا ہے ان ادیان کے پیرو چونکہ زمین کے کناروں تک پھیلے ہوئے ہیں لہٰذا اس آیت کریمہ کی تتبع میں حضور پر یہ الہام بھی نازل ہوا کہ

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

اور مسیح موعود کی پیشگوئی میں چونکہ آپ کے حسن و احسان میں نظیر "پسرِ موعود" کو بھی داخل کیا گیا ہے اس لئے مصلح موعود کی ایک صفت الہامِ الٰہی نے یہ بتائی کہ

"وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا"

آج تحریکِ جدید ہی وہ مقدس تحریک ہے جس کے ذریعہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغ زمین کے کناروں تک پہنچ رہی ہے اور اسی مبارک تحریک کے ذریعہ سے حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کو زمین کے کناروں تک شہرت ہو رہی ہے۔ اور "وقفِ جدید" "تحریکِ جدید" کی ممد و معاون ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے مطابق جماعتِ احمدیہ کے ذریعہ سے تین سو سال کے اندر اندر اسلام تمام ادیان و اقوام پر تدریجاً ترقی کرتے ہوئے غالب آ جائے گا۔ اور انہی مقدس تحریکات کے ذریعہ سے اور پُرامن ذرائع سے غلبۂ اسلام کی عمارت مکمل ہو جائے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بالوضاحت فرما چکے ہیں کہ اس وقت تک مسیح موعود کا زندہ ہونا ضروری نہ ہوگا۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

"یہ سب کچھ جیسا کہ سنت اللہ ہے تدریجاً ہوگا۔ اس تدریجی ترقی کے لئے مسیح موعود کا زندہ ہونا ضروری نہیں بلکہ خدا کا زندہ ہونا کافی ہوگا یہی خدا تعالیٰ کی قدیم سنت ہے اور الٰہی سنتوں میں تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ پس ایسا آدمی سخت جاہل ہوگا کہ جو مسیح موعودؑ کی وفات کے وقت اعتراض کرے کہ وہ کیا کر گیا۔ کیونکہ اگرچہ یک دفعہ نہیں مگر انجام کار وہ تمام بیج جو مسیح موعود نے بویا تدریجی طور پر بڑھنا شروع کرے گا اور دلوں کو اپنی طرف کھینچے گا۔ یہاں تک کہ ایک دائرہ کی طرح دنیا میں پھیل جائے گا۔"

(ایام الصلح صفحہ ۶۹)

پس تحریکِ جدید اور وقفِ جدید کا قرآن کریم سے گہرا تعلق ہے۔ اور مندرجہ بالا سطور میں قرآن کریم کی آیت اور حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات میں جو تطبیق دی گئی ہے مشاہدہ بھی دو اور دو چار کی طرح اس کی تائید کر رہا ہے کیونکہ وہ "پسرِ موعود" بھی موجود ہے جو زمین کے کناروں تک شہرت پا رہا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغ بھی اس کے مقدس ہاتھ سے زمین کے کناروں تک پہنچ رہی ہے۔ اور تمام دینوں پر اسلام کے غالب کرنے کی بنیادیں بھی اس نے تحریکِ جدید اور وقفِ جدید کے ذریعہ سے مضبوط و مستحکم فرما دی ہیں۔

## پانچویں اہمیت

پانچویں اہمیت یہ ہے کہ ان مقدس تحریکات کے مقدس بانی کے متعلق کتب سابقہ میں پیشگوئیاں کی گئی ہیں۔ جو اختصاراً درج ذیل ہیں:۔

۱۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مسیح موعود کے متعلق فرماتے ہیں:۔

يَتَزَوَّجُ وَيُولَدُ لَهُ

اس حدیث کی تشریح حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں:

"اور یہ پیشگوئی کہ مسیح موعود کی اولاد ہوگی اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خدا اس کی نسل سے ایک ایسے شخص کو پیدا کرے گا جو اس کا جانشین ہوگا۔ اور دینِ اسلام کی حمایت کرے گا جیسا کہ میری بعض پیشگوئیوں میں اس کی یہ خبر آچکی ہے"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۱۲)

اسی طرح ایک دوسرے مقام پر حضور فرماتے ہیں:۔

"سو چونکہ خدا تعالےٰ کا وعدہ تھا کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمایتِ اسلام کی ڈالے گا۔ اور اس میں سے وہ شخص پیدا کرے گا جو آسمانی روح اپنے اندر رکھتا ہوگا۔ اس لئے اس نے پسند کیا کہ اس خاندان کی لڑکی میرے نکاح میں لا دے اور اس سے وہ اولاد پیدا کرے جو ان نوروں کو جن کی میرے ہاتھ سے تخم ریزی ہوئی ہے دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلا دے۔"

(تریاق القلوب صفحہ ۶۵)

آج مشاہدہ اس کے لفظ لفظ پر مہرِ تصدیق ثبت کر رہا ہے۔

۲۔ حدیثِ نبوی سے بھی پہلے یہودیوں کی کتاب میں یہ پیشگوئی موجود ہے کہ:۔

"یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مسیح جب فوت ہو جائے گا تو اس کی (روحانی) بادشاہت اس کے بیٹے اور پوتے کو ملے گی۔"

(ترجمہ از انگریزی طالمود)

۳۔ حضرت نعمت اللہ ولی نے "احمد" نامی مسیح موعود اور مہدی مسعود کی پیشگوئی کی ہے۔ اس کے بعد آپ فرماتے ہیں:۔

دور او چوں شود تمام بکام
پسرش یادگار مے بینم

اس شعر کا ترجمہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس طرح تحریر فرماتے ہیں:۔

"یعنی جب اس کا زمانہ کامیابی کے ساتھ گذر جائے گا تو اس کے نمونہ پر اس کا لڑکا یادگار رہ جائے گا یعنی مقدر یوں ہے کہ خدا تعالےٰ اس کو ایک لڑکا پارسا دے گا۔ جو اس کے نمونہ پر ہوگا۔ اور اسی کے رنگ سے رنگین ہو جائے گا۔ اور وہ اس کے بعد اس کا یادگار ہوگا۔ یہ درحقیقت اس عاجز کی اس پیشگوئی کے مطابق ہے جو ایک لڑکے کے بارے میں کی گئی ہے۔"

(نشانِ آسمانی صفحہ ۱۳)

۴۔ حضرت یحییٰ بن عقب ایک شامی بزرگ گذرے ہیں۔ جنہوں نے اپنے منظوم عربی کلام میں مسیح موعود اور مہدی مسعود کے متعلق ایک مفصل پیشگوئی بیان فرمائی ہے۔ اس موقعہ پر "پسرِ موعود" کا نام لے کر بھی انہوں نے بتایا ہے کہ "محمود" ظاہر ہوگا۔ آپ فرماتے ہیں:۔

ومحمود سيظهر بعد هذا
ويملك الشام بلا قتال

یعنی اس کے بعد محمود ظاہر ہوگا جو بغیر جنگ و قتال کے ملکِ شام کا مالک ہو جائے گا۔ یعنی محمود کو جنگ و قتال سے کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ بلکہ پُرامن ذرائع سے اس کی حکومت دلوں پر قائم ہوگی۔

یہ تمام پیشگوئیاں جو آج سے سینکڑوں اور ہزاروں سال قبل کی گئی تھیں۔ علاوہ ازیں وہ عظیم الشان پیشگوئیاں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہایت وضاحت کے ساتھ "پسرِ موعود" کے متعلق بیان فرمائی تھیں۔ ایک ایک ہو کر سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے مقدس وجود میں پوری ہو گئیں۔ اور مشاہدہ نے پُرشوکت انداز میں اس کی تصدیق بھی کر دی۔ پس تحریکِ جدید اور وقفِ جدید کو ایک یہ اہمیت بھی حاصل ہے کہ ان تحریکات کے مقدس بانی کے متعلق کتبِ سابقہ میں پُرعظمت انداز میں خبریں دی گئی ہیں۔

(باقی آئندہ)

## ایک عظیم الشان نشانِ رحمت

بقیہ صفحہ ۵

جب کہ نشان کا مطالبہ کرنے والے سب اس دنیا سے گذر چکے یا اس صورت میں کہ نشان طلب کرنے والے ہندوؤں کی موجودگی میں ہی وہ لڑکا پیدا ہو اور وہ بچشم خود دیکھ لیں کہ جو کچھ خدا نے فرمایا تھا اس کو پورا کر دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"خدا نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ تیری برکات کا دوبارہ نور ظاہر کرنے کے لئے تجھ سے ہی اور تیری ہی نسل سے ایک شخص کھڑا کیا جائے گا۔۔۔۔ وہ پاک باطن اور خدا سے نہایت پاک تعلق رکھنے والا ہوگا۔ گویا خدا آسمان سے نازل ہوا۔"

(تحفہ گولڑویہ)

پس وہ موعود فرزند جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذریت اور نسل میں سے ہے جس نے حضورؑ کے بعد آپ کے کام کو نہ صرف سنبھالا بلکہ ساری دنیا میں اس کو پھیلایا۔ اور اسی کام کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام کو ساری دنیا میں روشن کیا۔ اور خود بھی زمین کے کناروں تک شہرت پائی۔ لاریب وہ فرزند! ہاں ہاں موعود فرزند اور مصلح موعود محمود ایدہ اللہ الودود ہے

مبارک ہیں وہ جو اس عظیم الشان نشان پر غور کرتے ہیں۔

## بمبئی میں احمدیہ کانفرنس

بقیہ صفحہ اوّل

میں نے بمبئی آکر حالات کا جائزہ لیا تو معلوم ہوا کہ جتنی جلد یہ کانفرنس بلائی جائے اتنی ہی زیادہ مفید ہوگی لوہا گرم ہے اسی وقت چوٹ پڑنی چاہیئے۔ شہر کا ایک بڑا طبقہ جماعت کی اس تبلیغی جد و جہد سے متاثر ہے اور وہ ہمارے دینی اور جماعتی نظام کو سمجھنا چاہتا ہے۔ لہٰذا اس وقت جماعت کا خاموش رہنا قرینِ مصلحت نہیں اور یہ کانفرنس جلد منعقد ہونی چاہیئے۔

کانفرنس کے اخراجات کا اندازہ دو ہزار روپیہ ہے۔ مخیر احباب سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ اس نیک غرض کے لئے حسب توفیق جلد سے جلد اپنا چندہ نظارت دعوۃ و تبلیغ کی خدمت میں پیش کر دیں۔ تا کہ کانفرنس کا پروگرام جلد بنایا جا سکے

سمیع اللہ

انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

# برکاتِ احمدیت اور تبلیغ کے مواقع

از مکرم حاجی عبدالکریم صاحب کراچی

## قسط نمبر ۲

ایک روز ایک سکھ صوبیدار صاحب ایک نوجوان کو میرے پاس لائے جو مفلوک الحال سا تھا اور سر اور پیر سے ننگا تھا۔ اس نے بتایا کہ وہ تلاشِ روزگار کے سلسلہ میں پریشان ہے۔ میں نے اسے چپل اور ایک جوڑا کپڑے دئے اور چائے وغیرہ پلائی۔ اس نے مزید بتایا کہ میں گھر سے تلاشِ ملازمت کے لئے نکلا تھا مگر راستہ میں مجھے چند پٹھان مل گئے جنہوں نے میرے کپڑے بھی چھین لئے اور نقدی بھی۔ میں نے اسے تسلی دی اور کہا کہ چند روز میرے پاس ٹھہرو میں انشاء اللہ تمہاری ملازمت کا انتظام کردونگا

چنانچہ جلد ہی میں نے اسے اسّی روپیہ ماہوار پر ملازم کروا دیا۔ وہ دس ماہ تک میرے پاس مقیم رہا۔ میری میز پر الفضل اخبار کے علاوہ سلسلہ کی کتابیں پڑی رہتی تھیں جنہیں وہ پڑھا کرتا تھا۔ علاوہ ازیں میں اسے مصر کے تبلیغی واقعات سنایا کرتا تھا۔

جب اس کے پاس تقریباً آٹھ سو روپیہ جمع ہو گیا تو اس نے کہا اب میں پہلے تو قادیان جاؤں اور حضور ایدہ اللہ کی بیعت کرکے کچھ عرصہ وہیں ٹھیروں گا اور پھر گھر جاؤنگا۔ قادیان دارالامان پہنچ کر اس نے مجھے خط لکھا کہ میں امرتسر آیا تو بازار دیکھنے چلا گیا۔ وہاں ایک عیسائی مشنری وعظ کر رہا تھا سب لوگ سن رہے تھے۔ کوئی اس کا جواب نہ دے سکتا تھا۔ میں نے جب اس سے بات چیت کی تو وہ شکست کھا کر چلا گیا۔ یہ دیکھ کر مسلمان بہت خوش ہوئے اور انہوں نے مجھے اپنے کندھوں پر اٹھا لیا۔ اور مجھ سے دریافت کیا کہ کہاں رہتے ہو۔ میں نے قادیان شریف کا نام لیا۔ قادیان کا نام سنتے ہی وہ شخص جس نے مجھے اپنے کندھوں پر اٹھایا ہوا تھا اس نے مجھے زمین پر پٹخ دیا۔ اور کہا کہ یہ تو کافر ہی نکلا۔

انگریزوں کے لئے اردو کی دو جماعتیں ہوتی تھیں ہر تین ماہ کے بعد امتحان ہوتا تھا۔ کامیاب امیدوار کو دو سو روپے انعام ملتا تھا۔ جس میں سے ایک سو روپے منشی کو دیا جاتا تھا۔ کورس تین ماہ بعد بدلنے والے تھے۔ ایک انگریز جو ولایت سے آیا تھا میرے پاس آیا اور کہا منشی صاحب! تین ماہ بعد کورس بدلنے والا ہے کیا یہ ہو سکتا ہے کہ میں تین ماہ میں ہی دونوں جماعتیں پاس کر لوں۔ میں نے اسے کچھ شرائط بتائیں جو اس نے مان لیں اور پڑھنا شروع کر دیا۔ میں دس روز کی رخصت لے کر جلسہ پر قادیان چلا آیا اور اسے تاکید کی کہ خدا تعالیٰ کو واحد لاشریک ماننا اور یسوع مسیح کو اس کا پیارا رسول ماننا۔ اور اپنی کامیابی کے لئے خدا سے دعا کرنا۔

رخصت ہی کے ایام میں میرا تبادلہ دوسری جگہ ہو گیا جہاں اس نے تار کے ذریعہ اپنی کامیابی کی اطلاع مجھے بھجوائی اور طے شدہ معاوضہ ۲۹۰/- کی بجائے ۷۰۰/- روپے کا چیک بھجا بھیجا۔

لڑائی کے خاتمہ پر میری وہ ملازمت ختم ہو گئی۔ چنانچہ ہم مندرجہ ذیل افراد نے افریقہ چلے جانے کا فیصلہ کر لیا۔

۱۔ مکرم محمد حسن صاحب تاجر مرحوم جو حضرت ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب (سابق مہر سنگھ) کے داماد تھے اور انگریزی کا ایک اخبار نکالا کرتے تھے جس کا نام "بشرٰے" تھا۔

۲۔ محمد جمیل صاحب مرحوم آف ننگل محاسب کے دفتر میں کلرک تھے۔

۳۔ اور خاکسار۔

افریقہ پہنچ کر ہم بابو اکبر علی صاحب مرحوم ٹھیکیدار کے مکان پر ٹھہرے۔ ہمارا ارادہ نیروبی جانے کا تھا مگر بابو صاحب موصوف نے کہا کہ یہاں ایک کمپنی کا جنرل مینیجر آیا ہوا ہے۔ آپ لوگ اس سے ملیں شاید یہیں کام مل جائے۔ یہاں ممباسہ میں جماعت تھوڑی ہے یہاں آپ کا قیام جماعت کے لئے بھی مفید رہے گا۔ چنانچہ میں نے ان کا مشورہ مان لیا اور دوسرے دوست نیروبی جانے کے لئے مصر رہے۔

میں نے درخواست لکھی اور کمپنی کے دفتر میں چلا گیا۔ جمیل صاحب مرحوم بھی میری درخواست کا حشر دیکھنے کے لئے ساتھ تھے۔ میں نے اپنا تعارفی کارڈ اندر بھیجا تو جنرل مینیجر نے یہ سمجھا کہ شاید ہندوستان کا کوئی تاجر کمپنی کا مال خریدنے آیا ہے۔ وہ دروازہ تک اٹھ کر آیا اور میرا استقبال کیا۔ مجھے اپنے سامنے کرسی پر عزت سے بٹھایا۔ میں سمجھ گیا کہ اسے غلط فہمی ہوئی ہے وہ مجھے تاجر سمجھا ہے حالانکہ میں ملازمت کا امیدوار ہوں۔ میں دل میں دعا کرتا رہا۔ اس نے مجھے کہا کہ میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں۔ میں نے اپنی درخواست جیب سے نکال کر اسے دی۔ تب اسے پتہ چلا کہ میں ملازمت کا امیدوار ہوں۔ وہ نادم سا ہوا اور مجھے کہا کہ کیا یہ Hand writing آپ کا ہے؟ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ [illegible] داڑھی کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ کیا یہ آپ کی داڑھی ہے؟ میں نے کہا اس میں کیا شک ہو سکتا ہے مگر معاف کریں درخواست میں نے لکھی ہے داڑھی نے نہیں لکھی۔ اس نے میری درخواست مجھے واپس دیتے ہوئے کہا کہ افسوس ہے ہمارے دفتر میں کوئی اسامی خالی نہیں۔ اس پر مجھے یہ خیال کرکے کہ مکرم جمیل صاحب کہیں گے کہ ہم آپ سے نہیں کہتے تھے کہ نیروبی چلیں زور کی ہنسی آئی اور میں باوجود کوشش کے ضبط نہ کر سکا جنرل مینیجر نے ہنسی کی وجہ پوچھی تو میں نے سارا ماجرا بیان کیا۔ کہ ہم تین دوست دور دراز ملک ہندوستان سے تلاشِ روزگار میں یہاں آئے ہیں۔ ہم مسلمان ہیں اور آنحضرت رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں جو سارے جہان کے لئے رسول ہو کر آئے تھے۔ اور انہیں اللہ تعالےٰ کی طرف سے جو کتاب دی گئی اس کا نام قرآن ہے جس میں ایسی ہدایات درج ہیں جن پر عمل کر انسان کامیاب ہو سکتا ہے اس میں یہ لکھا ہے کہ شاورھم فی الامر کہ جب تم کسی ایسی جگہ جاؤ جہاں تم پہلے نہیں گئے تو وہاں کے رہنے والوں سے مشورہ کر لیا کرو ہم تینوں ایک احمدی ٹھیکیدار کے پاس مقیم ہیں ہمارا ارادہ نیروبی جانے کا تھا مگر انہوں نے مشورہ دیا کہ آپ کی کمپنی میں ملازمت کر لی جائے میں نے اس مشورہ کو مان لیا مگر میرے دونوں ساتھیوں نے اس کو نہ مانا۔ ان میں سے ایک باہر کھڑا ہے یہ دیکھنے کے لئے کہ میری ملاقات کا کیا حشر ہوتا ہے۔ اسی لئے مجھے زور سے ہنسی آئی۔ یہ سن کر اس نے مجھ سے درخواست واپس لے لی اور اسے غور سے پڑھا اور کہا میں تو جنرل مینیجر ہوں میرا کام افسروں کو ملازم رکھنا ہے۔ [illegible] آپ تو کلرکی کے امیدوار ہیں۔ یہ کام یہاں کے مینیجر کا ہے۔ آپ اس سے ملیں۔ میں نے کہا کہ مجھے تو شک ہے کہ آپ کے اتنے بڑے اختیارات ہیں کہ آپ افسروں کو ملازم رکھتے ہیں۔ لیکن اگر واقعی یہ صحیح ہے تو کیا آپ مقامی مینیجر کو یہ حکم نہیں دے سکتے کہ وہ مجھے ملازم رکھ لے۔ اس نے کہا ہاں۔ آپ باہر انتظار کریں میں مینیجر کو بھیجتا ہوں وہ آپ سے تنخواہ وغیرہ کا فیصلہ کرے گا۔

میں نے جب جمیل صاحب کو بتایا کہ میں تو ملازم ہو گیا ہوں اب صرف تنخواہ کا فیصلہ کرنا باقی ہے۔ انہوں نے کہا پھر مجھے بھی ملازم کروا دو۔ چنانچہ میں نے ان کی درخواست بھی لکھی۔ مینیجر آیا تو اس نے مجھے اندر بلوایا۔ میں نے دونوں درخواستیں دے دیں اس نے کہا میرے دفتر میں تو صرف ایک اسامی خالی ہے میں نے کہا مگر ہم دو امیدوار ہیں۔ اس نے کہا اچھا ایک کلرک کو ہمارے برانچ آفس کیجیا ڈو جانا پڑے گا۔ میں نے کہا بہت اچھا۔ ہمارا ٹیسٹ لیا گیا۔ چھ روز تک پرچے ہوتے رہے مجھے کامیاب قرار دیا گیا۔ اور جمیل صاحب فیل ہو گئے۔ میری معقول تنخواہ مقرر ہوئی اور میں نے کام شروع کر دیا۔ ایک مرتبہ مجھے یورپین کا کام کرنے کا موقعہ بھی ملا۔ اور میرا اچھا کام دیکھ کر میری تنخواہ بڑھا دی گئی۔

جب مجھے اس کمپنی میں کچھ اثر و رسوخ حاصل ہو گیا تو میں نے نیروبی سے جمیل صاحب کو بلوا کر مجھی وہیں ملازم کروا دیا۔ لیکن کچھ عرصہ کے بعد وہ محکمہ ریلوے میں ملازم ہو گئے

مینیجر صاحب بیمار ہو کر ہسپتال گئے تو میں ان کی عیادت کے لئے گیا۔ انہوں نے مجھ سے خواہش کی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی انگریزی کتاب پڑھنے کے لئے دی جائے۔ چنانچہ میں نے محترم سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحبؓ کی شائع کردہ کتاب دی۔ جس میں حضورؑ کے ملفوظات کا انگریزی ترجمہ تھا۔ مینیجر صاحب نے اسے پڑھا اور چند روز بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں بیعت کا خط لکھ دیا۔ یہ خط انگریزی میں تھا۔ انہوں نے لکھا کہ چونکہ میں یہودی ہوں اور عیسائیوں کی ایک کمپنی میں ملازم ہوں مجھے اپنا نام نہ بدلنے کی اجازت دی جائے۔ ورنہ میری ملازمت خطرہ میں پڑ جائے گی۔ ان کا نام سینٹ کلیر تھا۔

نیروبی کی جماعت نے مجھے لیکچروں کی دعوت دی۔ وہاں پبلک میں میری دو تقریریں ہوئیں۔ جو محاسنِ اسلام اور صداقتِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوعات پر تھیں۔

ڈیڑھ سال کے بعد میں ملازمت ترک کر کے واپس ہندوستان آ گیا۔ اور کراچی میں ملازمت کی کوشش کی۔ جو کئی روکوں اور مشکلات کے باوجود مجھے مل گئی۔

## درخواستہائے دعا

۱۔ مکرم سید برکات احمد صاحب ایم اے جو انڈین سفارتخانہ سڈنی آسٹریلیا میں بحیثیت انفارمیشن آفیسر کام کر رہے ہیں پچھلے دنوں پرول کی بیماری کا حملہ ہوا۔ الحمدللہ کہ اب افاقہ ہے کامل صحت کے لئے دعا فرمائی جائے۔ خاکسار بشیر احمد مبلغ دہلی۔

۲۔ عزیزم میر افضل علی جو ایک ہونہار نوجوان تھا۔ اور تعلیم یافتہ تھا عارضہ سے پانچ سال سے بیمار ہے۔ دعا فرمائی جائے محمد معین الدین محبوب نگر

۳۔ مکرم غلام حسین صاحب ہو ڈوڑی دو ماہ سے دمہ اور کھانسی سے علیل ہیں دعائے صحت فرمائی جائے۔ بشیر الدین احمد یادگیر

۴۔ میری دو لڑکیاں امسال میٹرک کا امتحان دے رہی ہیں اعلیٰ کامیابی کیلئے دعا فرمائی جائے۔ حکیم میر غلام محمد باڑی پورہ

۵۔ میری اہلیہ پلورسی کے عارضہ سے بیمار ہیں صحتِ کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائی جائے۔ محمد عزیز درویش قادیان

۶۔ میری بچی عزیزہ سلیمہ [illegible] میٹرک کے امتحان میں شامل ہو رہی ہے اس کی اعلےٰ کامیابی کے لئے دعا فرمائی جائے

محمد حفیظ بقاپوری قادیان

## یوگنڈا میں تبلیغِ اسلام (بقیہ صفحہ ۶)

### حکومت کو میمورنڈم

پچھلے دنوں یہاں کی حکومت نے عائلی قوانین کی چھان بین اور ان میں ترامیم کرنے کے لئے چھ ممبران پر مشتمل ایک کمیشن مقرر کیا تھا۔ کمیشن کے سوالنامہ کے جواب میں خاکسار نے میمورنڈم تیار کیا۔ جس میں عائلی قوانین کے متعلق اسلامی نقطۂ نگاہ کی وضاحت کی اور اس بارہ میں حکومت کو مشورے دیئے۔ وقتِ مقررہ پر ہمارے وفد نے کمیشن کے سامنے میمورنڈم پیش کیا۔ کمیشن کے ممبران نے قریباً ½ گھنٹہ تک سوالات کئے جن کے خاکسار نے جواب دئے۔ کمیشن نے ہماری اس تجویز کو خصوصیت سے نوٹ کیا کہ مذہبی جماعتوں کو پنچایتی عدالتوں کے طریق پر اجازت ہو کہ وہ شادی طلاق اور وراثت وغیرہ کے مقدمات کو اپنے اپنے مذہب کی تعلیم کے مطابق فیصلہ کریں۔ اور ایسے فیصلوں کو حکومت قانونی طور پر تسلیم کرے۔

اس موقعہ پر کمیشن کے چیئرمین کو جو منسٹر آف ورکس بھی ہیں خاکسار نے قرآن کریم کا تحفہ بھی دیا۔ یوگنڈا آرگس نے جو یہاں کا کثیر الاشاعت اخبار ہے ہمارے میمورنڈم کے متعلق تفصیلی خبر شائع کی۔

### تبلیغی جلسہ

کس نمبیرہ کے مقام پر ہمارا تبلیغی جلسہ ہوا جس کے متعلق یہاں کے ریڈیو نے بھی اعلان کیا مکرم ڈاکٹر لعل دین احمد صاحب کمپالہ سے افریقی احمدیوں کو ساتھ لے کر جلسہ میں شمولیت کے لئے آئے۔ کارروائی خاکسار کی صدارت میں صبح نو بجے سے چار بجے تک رہی۔ قرآن کریم کی تلاوت کے بعد معلم اجابو علی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت۔ معلم ہارون نے وفاتِ مسیح ناصری۔ شیخ جمو جیسی نے نبوت اور مکرم زکریا کزیوٹو صاحب نے جو کہ یوگنڈا پارلیمنٹ کے ممبر ہیں، "احمدیت کیا ہے" کے موضوع پر تقاریر کیں۔ ہر تقریر کے بعد سوالات کا موقع دیا گیا۔ بعض معاندین نے جلسہ میں گڑبڑ پیدا کرنے کی بھی کوشش کی جس پر جلد قابو پا لیا گیا۔ ایک شیخ نے اعتراض کئے۔ جب خاکسار جواب دینے کے لئے اٹھا تو یہ کہہ کر کہ ابھی آتا ہوں فرار ہو گیا۔ جلسہ کا حاضرین پر اچھا اثر ہوا۔ خاکسار نے اعتراضات کے تفصیلی جواب دئے۔ کس نمبیرہ کی جماعت نئی ہے لیکن خدا کے فضل سے انہوں نے جلسہ کا انتظام عمدگی سے کیا

ماہ نومبر میں جنجہ کی Y.M.C.A کے زیر اہتمام موازنہ مذاہب پر جنجہ ٹاؤن ہال میں لیکچروں کا سلسلہ تین ہفتوں تک جاری رہا۔ اسلام کی نمائندگی کے لئے خاکسار کو دعوت ملی طریق یہ رکھا گیا تھا کہ پہلے ہر مذہب کا نمائندہ اختصار کے ساتھ اپنے مذہب کے متعلق مضمون لکھ کر دے گا۔ چنانچہ خاکسار نے سوالات کی پابندی سے ایک مضمون لکھ کر دیا۔ سیکرٹری صاحب نے ایسے سارے مضامین کو لیکچروں کے شروع ہونے سے قبل یکجائی طور پر شائع کر کے تقسیم کروا دیا۔ مقصد یہ تھا کہ پبلک کو ہر مذہب کے متعلق ابتدائی معلومات حاصل ہو جائیں۔ اور ان مضامین کی کوئی وضاحت کروانا چاہے تو کروا سکے۔

۲ دسمبر کو ٹاؤن ہال میں خاکسار کا لیکچر ہوا بعد میں سوالات کا سلسلہ شروع ہوا اور اسلامی تعلیم کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالنے کا موقعہ ملا۔ اللہ تعالےٰ نے اس موقعہ پر ہمیں نمایاں کامیابی عطا فرمائی۔ سیکرٹری صاحب جو کہ ایک امریکن نوجوان ہیں بعد میں مشن ہاؤس میں آئے اور کہا کہ صرف آپ کا مضمون ایسا تھا جو سب سوالات پر حاوی اور مدلل تھا۔ اور سب سے زیادہ دلچسپی پبلک نے آپ کے لیکچر میں لی ہے

ٹاؤن ہال کے برآمدہ میں ہم نے بینچوں پر اپنا لٹریچر رکھوا دیا تھا اور اعلان کر دیا تھا کہ جو صاحب اسلام کے متعلق مزید معلومات حاصل کرنے کے خواہشمند ہوں وہ اپنی پسند کا لٹریچر لیتے جائیں۔ چنانچہ بہت سے لوگوں نے لٹریچر لیا۔ جنجہ کے حلقہ میں خداتعالےٰ کے فضل سے اکتالیس بیعتیں ہوئیں۔ اللہ تعالےٰ استقامت بخشے۔ اور خادمِ دین بنائے۔ آمین۔

### نشر و اشاعت

انگریزی زبان میں چار صفحات کا ایک پمفلٹ بیس ہزار کی تعداد میں شائع کر کے تقسیم کیا۔ اسی طرح افریقی احمدیوں کی تربیت کے لئے ایک رسالہ "ہماری تعلیم" یوگنڈا زبان میں شائع کیا جو کشتی نوح کی تعلیم پر مشتمل ہے۔ گذشتہ سال ہم نے یوگنڈا زبان میں نماز کی کتاب شائع کی تھی جو خداتعالےٰ کے فضل سے بہت مقبول ہوئی۔ اور جلد ہی ختم ہو گئی۔ چنانچہ اس کا دوسرا ایڈیشن پانچ ہزار کی تعداد میں طبع کروایا۔

زیادہ تر مصروفیت خاکسار کو قرآن کریم کی طباعت کے سلسلہ میں رہی۔ یوگنڈا زبان میں قرآن کریم کے پہلے پانچ پاروں کا ترجمہ مع تفسیری نوٹوں کے مشن شائع کر رہا ہے۔ بعض افریقی دوستوں کے ساتھ مل کر ترجمہ پر نظرِ ثانی کی۔ اور تفسیری نوٹ تیار کئے۔ اس وقت طباعت کا کام ہو رہا ہے امید ہے کہ دو تین ہفتوں تک ترجمہ چھپ کر تیار ہو جائے گا۔

احباب دعا فرمائیں کہ ترجمہ کی پہلی جلد جو اس وقت شائع ہو رہی ہے اللہ تعالےٰ اسے قبول فرمائے۔ اور لوگوں کی ہدایت کا موجب بنائے۔ اور جلد ہی ہمارے مشن کو قرآن کریم کا مکمل ترجمہ شائع کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین ٭

**خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیں**
**مینیجر بدر**

# مالی سال کی آخری سہ ماہی اور احبابِ جماعت کا فرض

موجودہ مالی سال کے دس ماہ گذر چکے ہیں اور ابھی متعدد جماعتیں اور کئی ایک احباب ایسے ہیں جو باوجود نظارت ہذا کی طرف سے بار بار توجہ دلائے جانے کے اپنے مالی فرائض کی ادائیگی میں غفلت برت رہے ہیں۔ بعض کی طرف سے چندہ جات کی ادائیگی برائے نام ہے۔ اسی طرح متعدد جماعتوں کی طرف سے بعض احباب کے متعلق ان کے چندوں میں بے قاعدگی اور بے شرح ادائیگی کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ ایسی شکایات خواہ کتنی بھی کم کیوں نہ ہوں نظرانداز نہیں کی جا سکتیں۔ احبابِ جماعت پر مالی قربانیوں کی اہمیت اور ضرورت واضح کرنے کے لئے ذیل میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے بعض ارشادات درج ہیں۔ اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا :-

"خدا کی رضا کو تم پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا کو چھوڑ کر، اپنی عزت چھوڑ کر، اپنا مال چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے لیکن اگر تم تلخی اٹھا لوگے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آجاؤ گے اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے"

سیدنا حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس سلسلہ میں مزید فرمایا :-

"تم دو چیزوں سے محبت نہیں کر سکتے اور تمہارے لئے ممکن نہیں کہ تم مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی۔ صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے۔ اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا اور جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجا لانی چاہیئے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔"

مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے جماعت کو ایک نصیحت درج ذیل ہے :-

"یاد رکھو کہ مجھے روپیہ کی ضرورت نہیں۔ میں اپنے لئے تم سے کچھ نہیں مانگتا۔ میں خدا کے لئے اور اس کے دین کی اشاعت کے لئے تم سے مانگ رہا ہوں۔ اگر تم حصہ نہیں لوگے تو وہ خدا خود اپنے دین کی ترقی کا سامان کرے گا۔ مگر میں اس سے ڈرتا ہوں کہ تم دین کی ترقی میں حصہ نہ لے کر گنہگار نہ ہو۔ پس میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ تم اس موقعہ کو غنیمت سمجھو اور خدمتِ اسلام کے لئے اپنے مالوں کو قربان کر دو۔ جو شخص تکلیف اٹھا کر اس خدمت میں حصہ لے گا میں اس کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود یہ دعا کر چکے ہیں کہ اے خدا جو شخص تیرے دین کی خدمت میں حصہ لے تو اس پر اپنے فضلوں کی بارش نازل فرما۔ اور آفات اور مصائب سے اسے محفوظ رکھ۔ پس وہ شخص جو اس میں حصہ لے گا۔ اسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا سے بھی حصہ ملے گا۔ اور پھر میری دعاؤں میں بھی وہ حصہ دار ہو گا۔"

حضور کے مندرجہ بالا ارشاد اور نصیحت کی روشنی میں ضرورت اس امر کی ہے کہ جماعتہائے احمدیہ ہند کا ہر فرد اپنی مالی ذمہ داری کو صحیح طور پر سمجھتے ہوئے اس بات کا ثبوت دے کہ وہ ہر حالت میں دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والا ہے۔ جماعتوں کے امراء و صدر صاحبان و سیکرٹریان مال اور دیگر عہدیداران کا فرض ہے کہ وہ پہلے مالی قربانی کا خود احساس کرتے ہوئے مثالی نمونہ پیش کریں اور اپنے اپنے حلقہ میں جماعتوں کو بیدار و منظم کرنے کے لئے ہر وقت کوشش کرتے رہیں۔ تاکہ کسی جماعت میں کوئی فرد بھی ایسا نہ رہے جو نادہندہ بقایا دار یا بے شرح ہو۔

بالآخر اللہ تعالےٰ کے حضور یہ دعا ہے کہ وہ تمام احبابِ جماعت کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ان ارشادات پر عمل پیرا ہو کر اپنے مالوں کو سلسلہ پر قربان کرنے کی توفیق بخشے۔ تاکہ ہم سب حضور علیہ السلام کی دعاؤں کے مستحق بنیں اللہ تعالےٰ تمام احبابِ جماعت کے ساتھ ہو۔ آمین۔ والسلام

**ناظر بیت المال قادیان**

## تحریک جدید

تحریک جدید کے وعدوں کی فہرستیں جن جماعتوں نے ابھی تک ارسال نہیں کیں ان سے درخواست ہے کہ وہ جلد ارسال فرما دیں۔ اور ساتھ ہی وصولی کا کام بھی شروع کر دیں۔ تحریک جدید کے موجودہ سال کے چار ماہ گذر چکے ہیں۔ وکیل المال تحریکِ جدید قادیان

# یوم مصلح موعود

بقیہ صفحہ اوّل

چنانچہ آپ نے غیر مبائعین کے متعلق حضرت مصلح موعود کا الہام کُنْتُمْ فَتَنْتُمْ؟ کی تشریح کی۔ اسی طرح دوسری جنگِ عظیم کے دوران حضور کی پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا اختصاراً ذکر کیا۔ اپنے مضمون کے دوسرے حصہ "وہ جلد جلد بڑھے گا" کے متعلق فرمایا کہ جس طرح پودے کے جلد جلد بڑھنے کے لئے ان پانچ باتوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ بیج کی اندرونی استعداد ایسی ہو کہ جلد جلد بڑھ سکے۔ موافق موسم۔ عمدہ زمین۔ موافق آب و ہوا اور اس کی مناسب نگہداشت۔ مقرر نے حضرت مصلح موعود کی پیدائش سے لے کر آپ کے جوان ہونے تک مختلف حصوں کو بیان کیا۔ اور حضور کے آٹھ سال کی عمر میں قرآن مجید پر عبور حاصل کرنے، سولہ سال کی عمر میں رسالہ تشحیذ الاذہان جاری کرنے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے آپ کے صدر انجمن احمدیہ کے ممبر مقرر کئے جانے اور چھوٹی عمر میں ہی قرآنی معارف کے بیان کرنے کے متعلق مولوی محمد علی صاحب ایم اے اور مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی کے اعترافات کا تفصیل سے ذکر کیا۔

اس کے بعد مکرم مولوی محمد یوسف صاحب نے "وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی" کے موضوع پر تقریر شروع کرتے ہوئے بیان کیا کہ خلافت ثانیہ کے شروع میں منکرین خلافت کس طرح مصلح موعود کو ایک کم عمر ناتجربہ کار بچے کا طعنہ دیتے ہوئے جماعت کی تباہی کی پیشگوئیاں کر رہے تھے۔ مگر الہام الٰہی کے مطابق وہی بچہ احمدیت کی تبلیغ کو وسیع کرتے ہوئے دنیا کے قریباً تمام ممالک میں شہرت پا گیا جس کا اعتراف مخالفین بھی کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

اس کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے اچھوتے رنگ میں ایک تقریر فرمائی آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اپنی اولاد کے حق میں دعائیں اور پھر ان کے ذریعہ آپ کے دونوں بیٹوں کی نسل میں روحانی نعماء کے نزول کا ذکر کرتے ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت پر روشنی ڈالی۔ اور پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اپنی روحانی اولاد کے حق میں دعاؤں کے ثمرہ کے طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اسلام کے احیاء اور کلام اللہ کا مرتبہ ظاہر ہونے کے لئے چلہ کشی اور تضرعات کے نتیجہ میں مصلح موعود کی بشارت پانے پر نہایت لطیف انداز میں روشنی ڈالی۔ پھر حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی جماعت کے متعلق تمنائیں اور دعائیں۔ اور حضور کے دل میں قادیان کے لئے تڑپ کا ذکر کرتے ہوئے جماعت کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اور حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ عاجلہ اور فعال زندگی کے لئے دعاؤں کی تحریک نہایت مؤثر رنگ میں فرمائی۔

آخر میں صاحب صدر نے جماعت کو فرض شناسی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مصلح موعود جیسے برگزیدہ انسان اپنی بشریت اور بشری کمزوریوں کے باوجود اپنی قربانیوں اور جد و جہد کا جو نمونہ پیش کرتے ہیں جماعت کا فرض ہوتا ہے کہ اپنے آپ کو اسی رنگ میں ڈھالنے کی کوشش کرے آخر میں آپ نے حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر اور اسلام و احمدیت کی ترقی کے لئے دعا کی تحریک کی۔ دعا پر یہ بابرکت جلسہ ختم ہوا۔

# پروگرام دورہ مکرم مولوی سراج الحق صاحب انسپکٹر بیت المال

## جماعتہائے احمدیہ جنوبی ہند مورخہ ۲۵/۲/۶۵ تا مورخہ ۲۱/۳/۶۵

مندرجہ ذیل جماعتہائے احمدیہ جنوبی ہند کے عہدیداران مال کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی سراج الحق صاحب انسپکٹر بیت المال مورخہ ۲۵/۲/۶۵ تا ۲۱/۳/۶۵ مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق بغرض پڑتال حسابات و وصولی چندہ جات دورہ کر رہے ہیں۔ امید ہے کہ جملہ عہدیداران کا حقہٗ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔

ناظر بیت المال قادیان

| نمبر شمار | نام جماعت | تاریخ رسیدگی | قیام | تاریخ روانگی | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | حیدرآباد | - | - | ۲۵-۲-۶۵ | |
| ۲ | اودگیر | ۲۵-۲-۶۵ | ایک یوم | ۲۶ | |
| ۳ | یادگیر | ۲۶ | ۲ | ۱-۳-۶۵ | |
| ۴ | تیماپور شوراپور | ۱-۳-۶۵ | ۱ | ۲ | |
| ۵ | زیوردرگ | ۲ | ۱ | ۳ | |
| ۶ | رائچور | ۳ | ½ | ۳ | |
| ۷ | یادگیر | ۳ | ۱ | ۴ | |
| ۸ | بمبئی | ۴ | ۲ | ۷ | |
| ۹ | بلگام | ۸ | ۱ | ۹ | |
| ۱۰ | باندہ | ۹ | ۱ | ۱۰ | |
| ۱۱ | نندگڑھ | ۱۰ | ۱ | ۱۱ | |
| ۱۲ | ہبلی | ۱۱ | ۲ | ۱۳ | |
| ۱۳ | شیموگہ | ۱۳ | ۲ | ۱۶ | |
| ۱۴ | سوراب | ۱۶ | ½ | ۱۶ | |
| ۱۵ | ساگر | ۱۶ | ۱ | ۱۷ | |
| ۱۶ | شیموگہ | ۱۷ | ۱ | ۱۸ | |
| ۱۷ | بنگلور | ۱۸ | ۲ | ۲۰ | |
| ۱۸ | حیدرآباد | ۲۱-۳-۶۵ | | | |



# برائے داخلہ مدرسہ احمدیہ قادیان

## احباب جماعتہائے احمدیہ ہندوستان توجہ فرمائیں

صدر انجمن احمدیہ قادیان مبلغین سلسلہ کی ضرورت کے پیش نظر ہر تعلیمی سال کی ابتدا میں مولوی فاضل کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے طلباء کا داخلہ مدرسہ احمدیہ میں کرتی رہی ہے۔ لہٰذا اس سال بھی اس ضرورت کی تکمیل کے لئے طلباء درکار ہیں۔ اس لئے احباب جماعتہائے احمدیہ ہندوستان سے درخواست ہے کہ اپنے بچوں کو مدرسہ احمدیہ کے داخلہ کے لئے مرکز میں بھیجیں۔ داخلہ فارم نظارت ہذا سے مورخہ ۲۵ مارچ ۶۵ء تک حاصل کر کے مکمل اور صحیح خانہ پُری کے بعد ۸ اپریل ۶۵ء تک نظارت ہذا کو پہنچ جانا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل امور قابل توجہ و ضروری ہیں:-

۱۔ بچے کی تعلیم کم از کم مڈل اسٹینڈرڈ تک ہونی ضروری ہے۔

۲۔ بچہ اردو زبان بخوبی لکھ پڑھ سکتا ہو۔

۳۔ نیز قرآن کریم ناظرہ روانی سے پڑھ سکتا ہو۔

نوٹ:- صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے چار وظائف بھی مقرر ہیں جو طالب علم کی ذہنی، اخلاقی، تعلیمی اور اقتصادی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے دئے جائیں گے۔ خواہشمند احباب مقررہ تاریخ تک فارم پُر کر کے نظارت ہذا کو ارسال فرمائیں

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

# بعض خریداران بدر

چندہ ارسال کرنے میں سستی اور تاخیر سے کام لیتے ہیں جس کی وجہ سے ان کی خدمت میں بار بار یاد دہانی بھجوانی پڑتی ہے۔ اس پر وقت بھی صرف ہوتا ہے اور پیسہ بھی۔ ایسے تمام احباب سے درخواست ہے کہ وہ اطلاع ملتے ہی چندہ ارسال کر کے ممنون فرمائیں

مینیجر بدر قادیان